ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۱) مطبوعہ ۲۲ مئی ۱۸۹۶ء بروز جمعہ جلد ۲۴

ایڈیٹوریل نوٹس

ہم اُن صاحبوں کے نام شایع کرتے ہیں کہ جنہوں نے مہربانی سے نور افشاں کے ایسوشیئیٹ ایڈیٹر ہونا اور اپنی اپنی قلموں سے اس پرچہ کے صفحوں کو رونق دینا منظور فرمایا ہے +

ہم اپنے اُن ناظرین کے فایدے کے لئے جو انگریزی سے ناواقف ہیں یہہ بیان کرنا مناسب سمجھتے ہیں کہ ایسوشیئیٹ کے معنے ساتھی کے ہیں یعنے وہ ایڈیٹر۔ اِن چیف کے ساتھہ اخبار کی ذمہ واری خصوصاً ایڈیٹوریل کالموں کے لئے مضمون بہم پہنچانے کا بار اپنے اوپر لے لینے میں +

اس وقت ہمکو یہہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس اخبار کے مقاصد کو بیان کریں اور وہ یہہ ہیں +

(۱) اس کا بڑا مقصد یہہ ہے کہ اس کے وسیلہ سے بشارت کا کام کیا جاوے یعنے اس کے کالموں کے ذریعہ سے صاف بتلایا جاوے کہ مسیحی مذہب کیا ہے

(۲) مسیحی مذہب کے مخالف ہندو۔ محمدی اور ملحد وغیرہ کے حملوں کا مقابلہ کیا جاوے

(۳) جہاں تک ہوسکے سیکٹیرین ازم (فرقائی فرق) کو چھوڑ کر تمام مسیحی مذہبی بھائیوں پر اپنے خیالات ظاہر کرنے کا ذریعہ ہو +

(۴) مسیحیوں میں روحانی زندگی اور اُسکی ترقی کیلئے مضامین شایع کئے جاویں

(۵) دینی اور دنیاوی خبریں درج کی جاویں +

(۶) مسیحی مذہب کے رُو سے پولیٹیکل اور سوشیل حالتوں کی نسبت بحث کیجاوے

تالمود اور قرآن

ہمنے گذشتہ ہفتہ میں لکھا تھا کہ پیدایش کے بارہ میں محمد صاحب نے بہت کچھہ یہودیوں کی حدیث سے لیا ہے۔ نوح اور طوفان کے بارہ میں بھی وہی بات صحیح ہے۔ اگرچہ بڑے بڑے واقعات مثلاً نوح راستی کا منادی تھا۔ اُس نے ایک کشتی بنائی۔ وہ اور اُسکا خاندان بچگیا توریت سے لئے معلوم ہوتے ہوں مگر نوح کا عام بیان جو قرآن میں درج ہے یہودی اُستادوں کی حدیثوں میں دئے ہوئے بیان سے زیادہ مشابہ ہے بہ نسبت اُس بیان کے جو بائبل میں درج ہے مثلاً نوح کی گفتگو لوگوں کے ساتھہ اور وہ الفاظ جو لوگوں نے تمسخر کے طور پر کہے سورہ ۱۱: ۲۷-۴۲ وہی ہیں جو تالمود میں ہیں سن ہیڈرین ۱۰۸

(۲) قرآن کا یہہ بیان کہ لوگوں کو اُبلتے ہوئے پانی سے سزا دیگئی سورہ ۱۱: ۴۲ اور سورہ ۲۳: ۲۷ قدیم یہودیوں کی تحریروں سے لیا گیا ہے روش ہوشعنا ۱۶: ۲ اور سن ہیڈرین ۱۰۸-

ایسی باتیں بہت غور طلب ہیں اور اُن پر چاہے کتنا ہی زور دیا جاوے تو بھی زیادہ نہیں ہے۔ ان سے بخوبی ثابت ہے کہ قرآن کا دعویٰ کلام الٰہی ہونیکا بالکل بے بنیاد ہے۔ یہہ صرف ایک مجمع ہے ان بیانات کا جو بشکل تالمود سابقین تصنیفوں اور جھوٹی انجیلوں سے جمع کیا گیا ہے۔ یہہ بیانات ایسی صورت میں پیش کئے گئے ہیں جن سے کہ پولیٹیکل اور دینی اصلاح کرنیوالے وقتاً فوقتاً اپنا کام نکال سکیں کیونکہ ہم محمد کو ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ قرآن کا الہامی کتاب ہونیکا دعویٰ باستثنا ان الہامی الفاظ بائبل کے جو وہ بعینہٖ ٹھیک ٹھیک نقل کرتا ہے بلحاظ اثبات کے کہ قرآن کے خاص مضامین اُن پچھلی کتابوں سے لئے ہوئے ہیں۔ ایک لحظہ بھر کے واسطے بھی تسلیم نہیں کیا جا سکتا +

(۲) ہم حدیثوں کی احمقانہ کہانیوں پر جو آجکل ہمارے اخباروں میں نقل ہوتی ہیں توجہ دلاتے ہیں + ہمکو ہنسی آتی ہے اور ہم ضرور ہنستے اگر ہمکو نہ یاد ہوتا کہ اگرچہ تعلیم یافتہ محمدیوں کا حدیث پر بھروسہ کم ہے اور اُس کی تمام باتیں ماننے پر تیار نہیں ہوتے تو بھی عوام الناس کے نزدیک حدیثوں کے بیانات قریب قریب الہامی کے سمجھے جاتے ہیں اور اُن کا پورا پورا بھروسہ اِن احمقانہ کہانیوں پر ہے۔ یہہ دیکھکر ہماری ہنسی گہرے رحم کے ساتھہ بدل جاتی ہے۔ اور ہم چلا اُٹھتے ہیں کہ جھوٹے نبی کی اُمت پر سے دین باطل کا تاریک بادل کر دور ہوگا تاکہ وہ راستی کے آفتاب کو دیکھہ سکیں بہت لوگوں پر سے بادل ہٹتا جاتا ہے اور تشناؤں میں سے روشنی کی جھلک پڑنے لگی ہے خدا کرے کہ دین باطل کے بادل جلد دور ہو جاویں +

نور افشاں

ایسوشیئٹ اڈیٹرز

پادری جی ایل ٹھاکرداس صاحب۔ پادری ایچ۔ گولکناتھ صاحب
مسٹر ایم۔ ایل رلیارام صاحب بی اے۔ پادری طالب الدین صاحب بی اے

آسمان کے تلے صرف ایک نام

اور کسی دوسرے سے نجات نہیں۔ کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا۔ جس سے ہم نجات پا سکیں۔ اعمال ۴: ۱۲

الفاظ مذکورۃ الصدر ایک ایسا دعویٰ پیش کرتے ہیں۔ جس سے ارباب علم وفضل پر لازم آتا۔ بلکہ ہر متنفس پر فرض ٹھہرتا ہے۔ کہ اُس کی طرف متوجہ ہو۔ اور ایسے دل سے جو لوث تعصب سے صاف ہو۔ محققانہ طور پر دریافت کرے۔ کہ آیا یہہ دعویٰ صحیح ہے۔ یا غلط ہے۔ اس میں آسمانی آواز آتی ہے۔ یا کفر کے کلمے گونجتے ہیں کسی حقیقی صداقت کا اظہار ہے۔ یا مخبط الحواس دیوانوں کا بکواس؟ اس کی تحقیق میں مشغول ہونا ہماری دانست میں ہر فرد بشر کے لئے ضروری ولازمی ہے۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ ہمارے ناظرین اسبات کو اپنا فرض سمجھکر اس آرٹیکل کو بڑے غور اور نظر تعمق سے پڑھیں گے +

(۱) یہہ دعویٰ کن لوگوں نے کیا؟ پطرس اور یوحنا نے یہہ دعویٰ کیا تھا۔ یہہ دونوں مسیح کے شاگرد اور رسول تھے۔ دونو اس کی خدمت کے آغاز میں اُس کے پاس آئے اور پھر کبھی تین یا ساڑھے تین برس کے عرصے میں اُس سے جدا نہ ہوئے۔ جب وہ لوگوں کو تعلیم دیا کرتا تھا۔ یہہ موجود ہوتے تھے۔ جب وہ معجزہ دکھاتا تھا۔ یہہ پاس ہوتے تھے اُس کے سفر میں اُس کے ہمراہ۔ اُس کی تنہائی میں اُس کے ساتھی۔ غرضکہ اندر باہر ہر وقت ہر دم اُس کے ساتھ رہتے تھے اُس آفتاب صداقت کے یہہ سیارے تھے +

(۲) کس حالت میں یہہ دعویٰ کیا گیا؟ انہوں نے ایک لنگڑے کو جو ہیکل کے خوبصورت دروازے پر بھیک مانگتا تھا۔ یسوع ناصری کے نام سے چنگا کیا تھا۔ اس معجزے کو دیکھکر لوگ بہت متعجب ہوئے۔ اور متحیر ہو کر اُن کی طرف دیکھنے لگے۔ اُن کی حیرت اور استعجاب کو دیکھکر پطرس یوں مخاطب ہوا۔ اَے اسرائیلی مردو! اس پر تم کیوں تعجب کرتے ہو۔ کہ گویا ہم نے اپنی قدرت اور دینداری سے اس شخص کو چلنے کی طاقت دی۔ ابراہام اور اضحاق اور یعقوب کے خدانے ہمارے باپ دادوں کے خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو جلال دیا جسے تم نے حوالہ کیا۔ اور پلاطوس کے حضور جب اُس نے چھوڑ دینا انصاف جانا انکار کیا۔ ہاں تم نے اُس قدوس اور راستکار کا انکار کیا۔ اور چاہا کہ ایک خونی تمہارے لئے چھوڑا جائے۔ پر زندگی کے مالک کو قتل کیا جسے خدا نے مُردوں میں سے اُٹھایا۔ اور ہم اُس کے گواہ ہیں۔ اُسی کے نام نے اُس ایمان کے وسیلہ جو اُسکے نام پر ہے۔ اس شخص کو جسے تم جانتے اور دیکھتے ہو مضبوط کیا وغیرہ کتاب اعمال کا تیسرا اور چوتھا باب پڑھکر تواریخی احوال سے واقف ہونا چاہئے۔ اُنہوں نے اُن لوگوں کو جو لنگڑے کو اوچھلتے اور کودتے دیکھکر حیرت کا پتلا بن گئے تھے۔ دکھایا۔ کہ یسوع ناصری جسے تم نے مصلوب کیا۔ مُردوں میں سے جی اٹھا ہے۔ اور اب آسمان میں زندہ ہے۔ اور جب تم اپنے گناہ سے پچھتا کر اُسے قبول کروگے۔ تب وہ دوسری مرتبہ پھر آئے گا۔ اسی یسوع کے نام سے اس لنگڑے کو صحت شفا اور مضبوطی حاصل ہوئی ہے +

اس دلیرانہ اور دل کو چھیدنے والی تقریر کا یہہ نتیجہ ہوا۔ کہ کاہن اور ہیکل کا سردار اور صدوقی اُن پر چڑھ آئے۔ چونکہ آفتاب غروب ہونے پر تھا۔ اُس وقت تو کچھ نہ ہوسکا۔ رات بھر اُن کو قید رکھا۔ مگر دوسرے دن علی الصباح یہودی بزرگوں کے جلسہ کو فراہم کرنے کی تجویزیں ہونے لگیں + ”چنانچہ اناس قیافا۔ یوحنا۔ اسکندر اور جتنے سردار کاہن کے گھرانے کے تھے۔ یروشلم میں جمع ہوئے“ یہہ وہی کونسل تھی۔ جس نے یسوع پر موت کا فتویٰ لگایا تھا۔ اور جسکی تحریک سے عوام نے مجذوبانہ چلا چلا کر کہا تھا ”صلیب دے! صلیب دے!“ پطرس اور یوحنا خوب جانتے تھے۔ کہ کس سے پالا پڑا ہے۔ لکھا ہے ”اُنہوں نے اُن پر ہاتھ ڈالے“ اُن کے ہاتھوں کو محسوس کرتے ہی پطرس اور یوحنا نے جان لیا ہوگا کہ شاید ہماری اجل بھی سر پر جھوم رہی ہے کیونکہ یہہ ہاتھ جو ڈالے گئے ہیں۔ موت کے جنگل کی خبر دیتے ہیں اگرچہ اعمال کی کتاب کے اس حصہ کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُنہوں نے اِن رسولوں کو صرف دھمکا کر چھوڑ دیا۔ مگر پطرس اور یوحنا کو اُس وقت معلوم نہ تھا۔ کہ فیصلہ کیا ہوگا۔ اُن کو پورا یقین تھا۔ کہ ہم بھیڑیوں کے سامنے بھیڑ و بکری کی طرح کھڑے ہیں۔ مسیح کا نام لیا۔ اور ہم پھاڑے گئے۔ اُس کے نام پر شہادت دی۔ اور ہم جلاد کی طرف سرکے۔ یسوع ناصری کی شان میں ایک تعریف کا کلمہ نکلا۔ اور ہم ہلاک ہوئے۔ ایسے خطرے کا وقت تھا۔ جب اُنہوں نے وہ دلیرانہ تقریر کی۔ جو ابواب مذکورۃ الفوق میں قلمبند ہے۔ پیارے ناظرین۔ موت کے منہہ میں۔ اجل کے چنگل میں کون ثابت قدم رہتا ہے۔ کیا فریب؟ ہرگز نہیں۔ کیا دورنگی؟ ہرگز نہیں کیا انسان؟ سراسر ناممکن۔ انسان میں یہہ طاقت کہاں۔ صرف سچائی وہاں قایم رہتی ہے۔ وہی انسان موت پر غالب آتا ہے۔ اور اُس کا سامنا کرتا جو سچائی کا تابع ہے جس میں سچائی قایم ہے +

(۳) اُن کا دعویٰ کیا تھا؟ کہ آسمان کے تلے ایک ہی نام دیا گیا ہے۔ جس سے نجات مل سکتی ہے۔ کیا اُن کا یہہ دعویٰ صحیح ہے؟ عقل شہادت دیتی ہے۔ کہ صحیح ہے۔ عقل سے اور خلقت سے اور سائینس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام کائنات کا خالق ایک ہی ہے۔ اور دنیا کے تمام مذاہب بھی اسبات میں متفق ہیں۔ کیونکہ اس میں سے ہر ایک اسبات کو تسلیم کرتا ہے۔ لہذا یہہ لازم آتا ہے۔ کہ نجات کا راستہ بھی ایک ہی ہے۔ وید انتی اور





ہمہ اوست کی تعلیم کو ماننے والے یہہ جواب دیتے ہیں - کہ یہہ مایا کا کھیل ہے - اور کہ ہر طرح کی تبدیلیاں ایشور کے عجیب اظہار ہیں - جن سے وہ خوش ہوتا ہے - مگر کوئی روشن ضمیر آدمی ایسے حل کو جو اُسے اور زیادہ پیچیدہ مشکلات میں ڈالدیتا ہے قبول نہیں کر سکتا - کیونکہ اگر ہم ایسی تعلیم کو مانیں - تو خدا قایم بالذات نرہا - تغیر اور تبدیل کی راہ نکل آتی ہے - بے تبدیل خدا کی جگہہ متلون مزاج - تماش بین - خدا بن جاتا ہے - وہ لوگ جو یہہ مانتے ہیں - کہ دنیا میں جتنے مذاہب ہیں - سو خدا کی طرف سے ہیں - ہماری دانست میں بڑی کمزور اور نازک جگہہ پر کھڑے ہیں - وہ خدا کو ایسی اُلجھن میں ڈال دیتے ہیں - ایسی مشکلات میں قید کر دیتے ہیں - جن کا حل کرنا بہت مشکل ہے - مذہب ایک ایسی چیز ہے - جس کے بغیر انسان کا گذارا نہیں ہو سکتا - انسان کے واسطے مذہب ضروری اور لابدی شے ہے - اور اُس کے بغیر ایک دن کاٹنا اُس کے لئے مشکل ہے - مگر یہہ یاد رکھنا چاہئے - کہ خدا کا مذہب صرف ایک ہی ہے - دیکھئے اختلاف مذاہب نے کیسی کیسی تباہیاں برپا کی ہیں - مذہب کی تواریخ پر ذرا نظر ڈالکر دیکھئے - اُس کی تاریخ کے سیکڑوں صفحے خون سے لکھے ہوئے نظر آتے ہیں - کہیں یتیموں کی گریہ وزاری کی آواز آتی ہے - کہیں بیوہ کے آہ و نالے کے دھوئیں اُٹھتے دکھائی دیتے ہیں - کہیں مائیں اپنے کلیجہ کے ٹکڑوں کو نوک سناں میں پروئے ہوئے دیکھکر چھاتی پیٹتی نظر سے گذرتی ہیں - اور آج ہمارا تجربہ کیا گواہی دیتا ہے؟ کیا ہم نہیں دیکھتے - کہ قوم قوم کو تباہ کرنے کو کمر بستہ ہے - آدمی آدمی کے خون کا پیاسا کھڑا ہے - ایذا رسانیوں کے بازار گرم - ظلم اور ستم کا دور دورہ ہے - ایسی نفرت انگیز حالت کو دیکھکر - ایسے نظارہ کو مشاہدہ کر کے جس سے رقیق دل پارہ پارہ ہوتے ہیں - خدا کے بندوں کا دل کب تسلیم کر سکتا ہے کہ یہہ اختلاف مذہب جس سے جھگڑے اور فساد کے بازار گرم ہیں - جس سے بنی آدم کی گردنوں پر تلواریں چلتی ہیں جس سے خونریزیوں سے خون کی نہریں بہتی ہیں - جس سے ستمزدوں اور مظلوموں سے آہ و فغاں کے دھوئیں اُٹھتے ہیں خدا کی طرف سے ہے - ایسا دعویٰ خدا کی رحمت و محبت کو تباہ - اور اُس کی تمام اخلاقی صفات کو برباد کر دیتا ہے پس اب عقل اور ضمیر مجبور ہیں - کہ ایسے دعویٰ کو سلام کہیں - اور اُس سچی تعلیم کو قبول کریں - جو یہہ سکھاتی ہے - کہ آسمان کے نیچے صرف ایک ہی نام دیا گیا ہے - جس سے ہم نجات حاصل کر سکتے ہیں - تعجب کی بات ہے - کہ کئی ہندوستانی تعلیم یافتہ بھی ایسی باتوں کو مانتے ہیں - چنانچہ سوامی وِوِکانند نے شکاگو میں مذہبی پارلیمنٹ کے موقع پر ایک تقریر کی - اور اپنی تمام فصاحت اور منطق صرف کر کے حاضرین جلسہ کو کہا کہ سب مذاہب خدا کی طرف سے ہیں - اور بت پرستی اور مورت پوجا بھی خدا کے نزدیک بری باتیں نہیں - کیونکہ وہ اُس کی طرف عروج کرنے کے لئے زینہ ہیں - اور ہر شخص اپنی اپنی لیاقت اور سمجھ کے موافق ایک زینہ اختیار کرتا ہے مگر رخ سب کا اُسی طرف ہے - ہم اس کمزور دعویٰ کے برخلاف بہت کچھ کہہ سکتے ہیں - ہم دکھا سکتے ہیں - کہ ان زینوں کی کچھ ضرورت نہیں - کیونکہ مسیحی مذہب میں ہر لیاقت کا آدمی پایا جاتا ہے - اور ایسے زینہ اُس میں ہو نہیں - تاہم کیا ادنیٰ سمجھ کا آدمی اور کیا بڑی عقل کا فلاسفر جب اُس نادیدنی خدا سے لو لگاتا ہے - تو اُس پر اُس کی ذات و صفات کا کمال روز بروز کھلتا جاتا ہے - اور وہ اپنے خالق کی قربت میں آگے آگے بڑھتا جاتا ہے - انسان زینوں پر پاؤں دھر کر اوپر نہیں پہنچ سکتا - خدا اپنی قوت سے اُس کو اوپر اُٹھاتا ہے - ہم ایسے کئی وسیلوں سے سوامی موصوف کے دعویٰ کی خفت ظاہر کر سکتے ہیں - مگر اُن سے قطع نظر کر کے ہم اُن اسباب پر جمے کھڑے ہیں - اور اُس مشکل کا حل طلب کرتے ہیں کہ وہ کینہ اور بغض جو اختلاف مذاہب کے سبب سے دلوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتا رہتا ہے - وہ بدسلوکیاں جو بنی آدم ایکدوسرے کے ساتھ کرتے رہتے ہیں - کہاں سے ہیں ؟ ہمارے مذہب سارے نام خدا کی طرف سے نہیں - اُس کی طرف سے آسمان کے تلے صرف ایک ہی نام دیا گیا ہے +

(۴) وہ نام کیا ہے ؟ مگر ان رسولوں کا صرف یہی مطلب نہ تھا - کہ یہودی پنچایت پر یہہ ظاہر کریں - کہ دو تین نام آسمان کے تلے نہیں ہو سکتے - اس سے بڑھکر وہ یہہ دکھانا چاہتے تھے - کہ ایک خاص نام آسمان کے تلے دیا گیا ہے - اور اُس نام کو اُنہوں نے کئی طور پر اپنی تقریر میں ظاہر کیا - وہ "زندگی کا مالک" اُسے کہتے ہیں "یہ خدا کا بیٹا" اُسے کہتے ہیں "وہ جس کی خبر موسیٰ نے دی" "سموایل سے لیکر سب نبیوں نے ان دنوں کی خبر دی" "یسوع اب موجود تھا - اور اگر وہ مُردوں میں سے زندہ نہیں ہوا تھا - تو اب تک کرم خوردہ ہو کر خاک میں مل گیا ہوگا - وہ کیا بات تھی کہ اُس کے مرے پیچھے بھی - اور ایسی جانبازی کی حالت میں وہ اُس کا اقرار کرتے اور اُس کے نام کو سب ناموں سے زیادہ عزت دیتے ہیں - اگر وہ حاضر ہوتا - اور اُس کے سامنے ایسے خدائی دعوے اُس کے حق میں پیش کرتے تو ہم یہہ کہتے کہ تین برس ساتھ رہنے کی شرم ہے - اُسے اُستاد اُستاد کہتے رہے ہیں - اب سامنے کھڑا ہے - اگر ایسا نہ کہیں تو اور کیا کہیں - پر اسوقت تو وہ حاضر نہیں - وہ تو ایسی جگہہ چلا گیا ہے - جہاں سے کوئی ملامت کرنے کو واپس نہیں آتا - اب اُن کو کس کا لحاظ ہے - کس کا ڈر ہے - کیا ملاحظہ کیا پاس - ایسے ایسے ناموں سے اُسے موسوم کرتے - ایسے ایسے خطاب اُس کو منسوب کرتے - اُس کی کیا وجہہ تھی - کیونکہ اُنہوں نے جان لیا - کہ "اسی یسوع" "زندگی کے مالک" کا نام وہ نام ہے - جس سے نجات مل سکتی ہے +

اس دعویٰ کے ثبوت میں اُن کی دلیل - ایک ہی دلیل اُن کے پاس تھی - گر وہ ایسی دلیل تھی - جو جامع تمام دلائل کی تھی - جب اُن کو دھمکا کر کہا گیا - کہ آیندہ کبھی اس نام کی خبر لوگوں کو نہ دینا - تو اُنہوں نے یہہ جواب دیا - "تم ہی انصاف

نوٹ - سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۲ کالم تین -

مراسلات

بقیہ

حق و باطل کی شناخت

کھوج کھوج کر ڈھونڈو گے + تب جھوٹھ سچ کو جانو گے

فصل دوم - در ذکر طوفان نوح

توریت

توریت میں طوفان نوح کا یہہ ذکر ہے کہ نوح کے تین بیٹے حام - سام - یافت اور اُن کی بیویاں اور نوح اور نوح کی بیوی اور ہر قسم کے جانوروں کا ایک ایک جوڑا کشتی میں سوار ہوئے اور بفضلہ طوفان سے محفوظ رہے اور بعد طوفان حام سے کنعان پیدا ہوا اور کنعان نوح کا پوتا تھا +

قرآن

ذکر طوفان نوح جو قرآن میں ہے - سورہ مومنون رکوع ۲ - پھر ہمنے حکم بھیجا نوح کو کہ ایک کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے بنا اور جب اُبلے تنور تو ڈال لے اُس میں ہر قسم یعنے ہر چیز کا جوڑا دوہرا اور اپنے گھر کے لوگ اور سورہ ہود - رکوع ۴ - اور جب جوش مارا تنور نے کہا ہم نے نوح سے لادلے اُس میں ہر قسم کا جوڑا دوہرا اور اپنے گھر کے لوگ اور پھر پکارا نوح نے اپنے بیٹے کو وہ ہو رہا تھا ڈوبنے والوں میں پھر وہ نہ مانا اور ڈوب گیا سورہ انبیا رکوع ۶ - نوح کی سب قوم طوفان میں ڈوب گئی +

حدیث

حیات القلوب جلد اول میں بسند حسن حضرت صادق سے منقول ہے کہ نوح نے ۲۲ برس میں کشتی بنائی اور دو فرشتے کشتی بنانے میں نوح کی مدد کرتے تھے اور کشتی میں نوح کے ساتھ ۸۰ آدمی اور بھی سوار ہوئے تھے اور خدا نے نوح کو وحی بھیجی تھی کہ اپنی عورت اور بیٹے کو کشتی میں سوار نہ کرنا اور امام زادہ عبد العظیم لکھتا ہے کہ نوح کی عورت کشتی میں سوار تھی اور محمد باقر لکھتا ہے یہہ بات غلط ہے کہ نوح کا بیٹا طوفان میں ڈوب گیا اور قصص الانبیا میں لکھا ہے کہ جو بیٹا نوح کا طوفان میں ڈوبا اُس کا نام کنعان تھا اور گدھے کی دم پکڑ کے شیطان بھی کشتی میں سوار ہو گیا تھا نوح نے شیطان کو کشتی میں سوار ہونے سے منع کیا تھا مگر شیطان نہیں مانا اور کشتی میں جا بیٹھا تھا اور ۸۰ یا ۷۰ یا ۴۰ آدمی اور بھی نوح کے ساتھ کشتی میں سوار ہوئے تھے اور آدم کی نعش کا صندوق قبر سے نکال کے نوح نے کشتی میں رکھ لیا تھا اور دو گوہر نورانی آسمان سے کشتی میں آئے تھے وہ چاند و سورج کا کام دیتے تھے +

اور جبکہ کشتی میں غلاظت بہت ہو گئی اور بدبو آنے لگی تو نوح کو وحی آئی کہ ہاتھی کی دم پکڑ چنانچہ نوح نے ہاتھی کی دم پکڑی تو اُس میں سے ایک سُور* اور سورنی نکلے اور تمام غلاظت کشتی کی کھا گئے اور کشتی میں یہہ حکم تھا کہ کوئی جانور اپنے مادہ سے جفت نہ ہو مگر چوہا نہ مانا اور اپنی مادہ سے جفت ہو گیا تو بہت سے چوہے پیدا ہو گئے اور کشتی میں سوراخ کرنے لگے تو خدا نے نوح سے کہا کہ شیر کے سر پر ہاتھ رکھ چنانچہ نوح نے شیر کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تو فوراً بلیاں یعنے گربہ پیدا ہو گئیں اور سب چوہوں کو کھا گئیں +

اور پھر قصص الانبیا میں لکھا ہے کہ عوج** آدم کا نواسہ تھا عوج نے نوح سے کہا کہ مجھکو بھی کشتی میں سوار کرلے مگر نوح نے انکار کیا اور تمام دنیا طوفان میں غرق ہو گئی اور مر گئی مگر عوج نہ مرا اور معالم میں لکھا ہے کہ طوفان کا پانی پہاڑوں سے چالیس گز بلند ہو گیا تھا مگر عوج ایسا لمبا تھا کہ طوفان کا پانی اُس کے زانوں تک نہیں پہنچا تھا اُس کا قد ۳۳۳۳ گز سے زیادہ تھا اور بادل اُس کی کمر تک آتے تھے اور سورج میں مچھلی کباب کر کے کھاتا تھا اور تہ زمین سے مچھلی ہاتھ سے پکڑ لیتا تھا صرف یہہ ہی طوفان سے بچا تھا اور موسیٰ نے اُس کو مارا تھا اور اُس کی والدہ ایسی موٹی تھی کہ ایک جریب زمین میں بیٹھا کرتی تھی اور اُس کے ہاتھ کی انگلی تین تین گز کی تھی اور دو دو ناخن مثل درانتی کے تھے اور جس وقت اُس کو موسیٰ نے مارا تو اُس کی عمر ۳۶۰۰ برس کی تھی +

اب نہایت ادب سے محبان دین محمدی کی خدمت میں عرض کی جاتی ہے دیکھو توریت سے واضح ہے کہ نوح اور اُس کی بیوی اور حام سام یافت تین بیٹے اور اُن کی بیویاں کشتی میں سوار ہوئیں اور بفضلہ محفوظ رہیں اور قرآن لکھتا ہے کہ نوح کا ایک بیٹا طوفان میں غارت ہو گیا اِس ہی وجہ سے تم کہتے ہو کہ توریت تحریف کر دی گئی بلکہ تم کو قسم ہے سورج اور چاند اور چڑھتے

---

* نوٹ - اے ناظرین جس وقت تمام مخلوقات کو اللہ نے پیدا کیا تھا تو یہہ دو جانور یعنے خوک اور گربہ پیدا نہیں ہوئے تھے حسب ضرورت اللہ تعالیٰ کو کشتی میں پیدا کیا اور چونکہ محمدی مذہب میں فیل حرام ہے اور سور اُس سے پیدا کیا گیا لہذا وہ بھی حرام کر دیا گیا اور علیٰ ہذا القیاس شیر بھی حرام ہے تو بلی بھی حرام ہوئی مگر حنفی مذہب بلی کو حلال کہتے ہیں یہہ بھی ایک غلطی ہے +

** نوٹ - اے ناظرین تفصیل تو راوی صاحب نے خوب لکھی مگر دو بات راوی صاحب بھول گئے اول یہہ کہ عوج کی تاریخ تولید نہیں لکھی دوسرے یہہ کہ تعداد قد کی قایم کر دی فقط

اے برادران دین محمدی تمہاری راوی تو بہو دے بھی بڑھ گئے مگر ہاں ایسا ہونا چاہیئے کیونکہ محمد کے آباو اجداد بھی تو وہی بت پرست تھے تو خلق با کیونکر جا سکتی ہے اگر قول محمد صاحب ہمارا بیان غلط یا سب الزام تصور کریں تو یہی کتابیں جنکا



دن اور کالی رات کی اور دوڑتے گھوڑوں کی یہہ وہ قسمیں ہیں سخت جو تمہارے قرآن میں اللہ نے کھائی ہیں تم سچ کہو کہ واقعی نوح کا ایک بیٹا طوفان میں غرق ہوگیا تھا اُس کا نام کنعان تھا مگر یہہ بھی یاد رہے کہ اور محمد باقر نے لکھا ہے کہ یہہ بات غلط ہے کہ نوح کا بیٹا طوفان میں غرق ہوگیا تھا دیکھو یہہ محمد باقر امام زادہ اور محمدی مذہب ہے وہ ہی قرآن کو غلط بتلاتا ہے اور پھر قرآن کہتا ہے کہ نوح کی بیوی کشتی میں سوار ہوئی تھی مگر حضرت صادق کہتے ہیں کہ اللہ نے نوح کو منع کر دیا تھا کہ اپنی عورت کو کشتی میں سوار نکر یہہ حضرت بھی قرآن کو جھوٹھا بتلاتے ہیں پھر ایک امام کہتا ہے کہ نوح کے ساتھ ۸۰ آدمی کشتی میں سوار تھے ۔ دوسرا کہتا ہے نہیں ۸۰ ۔ یا ۷۰ یا ۴۰ آدمی تھے اور تیسرا کہتا ہے کہ سوائے عوج کے اور کوئی طوفان سے جانبر نہیں ہوا اور صدہا مبالغے لکھے ہیں اب تم خود ہی انصاف کرو کہ قرآن سچا ہے یا امام زادہ اور فرض بھی کیا جائے کہ اگر نوح کا کوئی بیٹا طوفان میں ڈوب جاتا تو یہود کو کیا ضرورت تھی جو اس بات کو پوشیدہ کرتے توریت میں صاف لکھا ہے کہ کنعان نوح کا پوتا تھا فقط اور ملک کنعان اُس کے نام سے بعد طوفان آباد کیا گیا اور کنعان کا نسب نامہ اس وقت توریت میں موجود ہے فقط یہہ امر تو اظہر من الشمس ہے کہ قرآن توریت کے خلاف ہے اور روایات وحدیث قرآن کے مخالف ہیں اور طرفہ ماجرا ہے کہ ایک مقام پر قرآن توریت کے خلاف بیان کرتا ہے اور دوسرے موقعہ پر وہی قرآن توریت کو تصدیق کرتا ہے جیسا کہ سورہ نسا رکوع ۷ میں لکھا ہے کہ اے کتاب والو ایمان لاؤ اُس پر جو ہم نے نازل کیا سچ بتاتا تمہارے پاس والی کو اور پھر سورہ احقاف رکوع ۱۰ ۔ میں کہتا ہے کہ اس سے پہلے کتاب موسیٰ کی ہے راہ بتانے والی اور یہہ کتاب اُس کو سچا کرتی عربی زبان میں اور پھر سورہ مائدہ رکوع ۷ ۔ میں ہم نے اُتاری توریت اُس میں روشنی ہے اور ہدایت اور پیچھے بھیجا عیسیٰ مریم کے بیٹے کو اور اُس کو دی ہم نے انجیل جس میں ہدایت ہے اور روشنی اور اُتاری ہم نے کتاب تحقیق سچا کرتی سب اگلی کتابوں کو اور سب میں شامل ہے

اور پھر اُسی سورہ رکوع ۶ میں ۔ اے محمد کس طرح تجھکو منصف کرینگے اُن کے پاس توریت ہے جس میں حکم ہے اللہ کا فقط پس واضح ہے کہ اہل کتاب محمد کو پیغمبر نہیں مانیں گے کیونکہ اُن کے پاس کلام اللہ یعنی توریت موجود ہے فقط پھر دیکھو سورہ عمران رکوع ۹ کی ۸۰ آیت کا یہہ مضمون ہے اور جب لیا اللہ نے اقرار نبیوں کا کہ جو کچھ میں نے تم کو دیا کتاب اور حکمت اور پھر آوے تم پاس کوئی رسول کہ سچ بتاوے تمہارے پاس والے کو تو اُس پر ایمان لاؤ گے اور اُس کی مدد کرو گے فرمایا کہ تم نے اقرار کیا اور اس شرط پر لیا میرا ذمہ بولے ہم نے اقرار کیا فرمایا تو شاہد رہیو اور میں بھی تمہارے ساتھ شاہد ہوں فقط دیکھو اوپر لکھا ہے کہ اے محمد تجھکو اہل کتاب کیونکر منصف کرینگے اُن کے پاس توریت ہے اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبیوں سے اقرار ہو چکا تھا اے محمد یو اب تم ہی انصاف کرو گے قرآن کی کونسی آیت صحیح ہے اگر کوئی شخص تم سے ایک مرتبہ کوئی بات کہے اور پھر اُس کے خلاف کچھ اور کہے تو تم اُس کو قطعی دروغ گو کہتے ہو اور صاف طرح پر کہدیتے ہو کہ تمہارے قول وفعل کا اعتبار نہیں ہے اور یہہ ہی حالت قرآن کی ہے کہ ایک آیت دوسری کے خلاف ہے تو پھر قرآن کیوں جھوٹھا نہیں ہے اور اُس کو تم کلام اللہ سمجھتے ہو تو اللہ پر الزام وارد ہوتا ہے کہ وہ مثل انسان کے کبھی کچھ اور کبھی کچھ کہتا ہے پس قرآن ہی سے واضح ہے کہ کلام اللہ نہیں بلکہ کلام محمد ہے اور دعویٰ نبوت بھی غلط اور پھر جب سورہ انعام رکوع ۱۱-۹۴-آیت کے کہ جس کا یہہ مضمون ہے کہ ۔ اُس سے ظالم کون جو باندھے اللہ پر جھوٹ یا کہے مجھکو وحی آئی اور اُس کو وحی کچھ نہیں آئی اور جو کہے میں اوتارتا ہوں برابر اُس کے جو اللہ نے اوتارا ہے فقط یہہ مضمون خاص ذات محمد سے تعلق رکھتا ہے کہ رات کو ایک مضمون اپنی طبیعت سے گھڑا اور صبح ظاہر کیا مجھکو وحی آئی لو اللہ پر جھوٹ باندھنا اسی کا نام ہے محمد یو تم خود ہی انصاف کرو کہ جملہ صحف انبیائے بنی اسرائیل موافق و متفق ہیں مگر ایک قرآن اُن سب کے خلاف ہے دوسری روایات وحدیث بھی قرآن کے خلاف ہیں تو پھر وہ کونسی

صورت ہے جو قرآن کو کلام اللہ کہتے ہو کیا صرف اس اُمید پر کہ تمکو بہشت میں شیر و شہد کی نہریں اور حوریں ملیں گی ۔ اے پیارو خوب یاد رکھو کہ بہشت کچھ سرائے یا ہوٹل نہیں ہے جہاں ایسے ناپاک خیالات بھی آسکیں ۔ (باقی آئندہ)

بقیہ

ترجمہ ٹرایڈ بائی فائر

نمبر (۹)

خداوند کی آخری دعا یہی تھی کہ ہم ایسا ہی پیار کریں اُس کا مطلب تھا کہ غصہ ۔ غضب ۔ دشمنی اور بدزبانی اوتار پھینکیں اور کہ ہم رحیم ۔ مہربان ۔ برداشت کرنے والے اور صابر ہو جاویں اس طرح سے دنیا ایمان لاویگی (یوحنا ۱۷ باب ۲۱)

۲ ۔ ایسی محبت کا موثر سبب ۔ یہہ سچائی کی فرمانبرداری کرنے سے "پیدا ہوگی" ۔ یہہ بہت عجیب ہے بھلا خیال یہہ ہوتا ہے کہ ہماری محبت ایکدوسرے کی طرف سوشیل جلسوں میں شامل ہونے اور ایک دوسرے کو اچھی طرح سے جاننے اور مسیحی کام میں ہمیشہ لگے رہنے سے بڑھتی ہے ۔ لیکن خدا کا یہہ طریقہ نہیں ہے سچائی ایک رشیشہ جس سے چھوٹی چیز بڑی یا بڑی چیز چھوٹی نظر آتی ہے جس سے دل چمکیلا بنجاتا ہے سچائی ہے ۔

ہمیں سچائی کو جاننا چاہئے ۔ دو چمکدار آئینوں کو ایک دوسرے کے مقابل رکھو تو ایک دوسرے پر روشنی نہ پڑیگی ۔ لیکن اگر ایک چراغ درمیان میں رکھدیا جاوے تو روشنی کی کرنیں یہاں تک آگے پیچھے پڑتی ہیں کہ جہاں تک اُن میں سے ایک یا دونوں سے ہرگز نہ بڑھ سکتیں ۔ اسی طرح سے صرف ایک مسیحی کا دوسرے مسیحی کے تعلق میں آجانا جوش پیدا نہ کریگا جب تک کہ دونوں کے درمیان خدا کی سچائی نہو ۔

سب سے مقدس آدمیوں کی زندگیوں کا مطالعہ کرو تو تم اُن کا ہمیشہ یہہ تجربہ پاؤ گے کہ خدا اور انسان کی طرف اُنکی محبت اُسی قدر بڑھی ہو کہ جس قدر اُنہوں نے آلہی سچائی کے خزانوں کو ڈھونڈا ہو۔ اُسی وقت جبکہ اُن کے ذہن خدا کی حکمت اور علم کے خزانوں کی گہرائی کے دریافت کرنے میں لگے ہوئے تھے اتھل اور بے بیان خوشی سے بھر گئے۔ ”کیا ہمارے دل میں جوش پیدا نہ ہوا جبکہ اُس نے ہمارے لئے اُن نوشتوں کو کھولا؟“

ہمیں سچائی کی فرمانبرداری کرنا چاہئے۔ کرو تو تم جانو گے۔ فرمانبرداری کرو تو تم پیار کرو گے۔ بعض لوگ کوشش کرتے ہیں کہ پیار کے لقب کے استعمال کرنے یا بار بار تجربے کو بیان کرنے یا ایسے جوش پیدا کرنے والے بیانات کو پڑھنے سے جو بوفارڈ یا رود فورڈ کے لئے نیچرل تھے محبت کو بڑھاویں مگر ایسی کوششیں جلدی بیکار ہو جاتی ہیں۔ ہزار درجہ بڑھکر ہم کو یہہ بہتر معلوم ہوگا کہ ہم سچائی کی تابعداری کریں۔ روح کے کسی میلے گوشے میں کوئی حکم بغیر پورا کئے نہ پڑا رہے۔ اپنے پانوں اور اپنی روشنی کی حد کے درمیان کچھ فاصلہ نہ رہنے دو۔ زندگی کو آلہی کلام کی ایسی ہی اچھی طرح سے پیروی کرنے دو کہ جس طرح سے بزرگ شریعت کے دینے والے نے بادل کی پیروی کی جبکہ آسمان میں شاہانہ طور سے آگے آگے چلتا تھا۔ تمام نصیحتوں کو روزانہ فرض کی زبان میں ترجمہ کرو تو تم خداوند کے ان الفاظ کی سچائی کو نہایت اچھی طرح سے تحقیق کرلو گے کہ ”جس پاس میرے احکام ہیں اور وہ اُن پر عمل کرتا ہو وہی مجھ سے محبت رکھتا ہے۔“ (یوحنا ۱۴/۲۱)

جس قدر ہم حق کی تابعداری کرتے ہیں اُسی قدر ہم اُس سے پاک کئے جاویں گے۔

جوان آدمی اپنی راہ کو صاف کرے اُس پر خوب نگاہ کرنے سے خدا کے کلام کے مطابق۔ دولہا اپنی دلہن کو کلام کے وسیلے پانی سے دھوکر پاک کرتا ہے۔ آہ! تم سب کے لئے جو اپنے دلوں کے ناپاک ہونے کے سبب گڑگڑاتے ہو یہی تمہارے پاک ہونے کا بھید ہے کہ حق کی تابعداری کرو۔

بہت سے ان سطور کو پڑھیں گے جو پاکیزگی اور محبت کے پیاسے ہیں۔ وہ معصومیت کو حاصل نہیں کر سکتے۔ وہ معصومیت کہ جس میں برائی سے ناواقفیت اور آزمایش کی نسبت بے آگاہی شامل ہو۔ لیکن وہ اُس پاکیزگی کو چاہتے ہیں جو بدی میں سے بغیر کسی طرح کے داغ کے لگنے کے گذر جاتی ہے جیسا کہ سورج کی کرنیں بدبودار ہواہیں سے گذر جاتی ہیں اور اُس محبت کو چاہتے ہیں جس کو طوفان قدیم یونانی آگ کی طرح جو پانی کے نیچے جلتی تھی غرق نہیں کر سکتے تھے۔

دہریہ خیال نہیں کرتا کہ یہہ باتیں ممکن ہیں۔ وہ خدا میں کوئی اُمید نہیں رکھتا اور انسان میں اُس کا یقین نہیں وہ ہر طرح کے اقرار پر تاریکی سے نظر ڈالتا ہے اور ہر ایک نیت کی نسبت شک رکھتا ہے۔ کاشکہ تم اپنی اعلیٰ اُمیدوں کو چکنا چور نہ ہونے دو اور اپنے بلند خیالوں کو اُس کی تحقیروں سے نیچا نہ ہونے دو۔ بے خوف اب بھی پاک اور جوش سے پُر دل کی پاک مناجات کی تلاش کرو۔ بے شک و شبہہ آخرکار یہہ تم کو تمہاری جستجو کا معاوضہ دے دیگی۔

ضروری نہیں ہے کہ یہہ مبارک بخشش مقدس انتھونی کی مانند بیابان میں یا شمعون ستائی لاٹ کی مانند مینار پر یا گودما کی طرح جنگل کے بیچ میں ڈھونڈھی جاوے ”کلام تیرے نزدیک۔ تیرے منہہ میں اور تیرے دل میں ہے“ (رومی ۱۰/۸) حق کی تابعداری کرکے اپنے دل کو پاک کرو یہاں تک کہ بھائیوں کی بے ریا محبت پیدا ہووے۔

اور یہہ سمجھنا مشکل نہیں ہوگا کہ کس طرح ایسے سادہ طریقے سے ایسا بڑا نتیجہ پیدا ہوگا جبکہ اگلی بات پر ہم اچھی طرح سے غور کرتے ہیں۔

۳۔ اندرونی زندگی کی آلہی اصل ”سرنو پیدا ہو کر“ (۲۳ آیت) ”ہماری روحانی زندگی نہ تو جسم کی خواہش سے اور نہ انسان کی مرضی سے بلکہ خدا سے ہے“ (یوحنا ۱/۱۳) ہم دوبارہ پیدا ہوئے ہیں۔ ذات سے ہم پہلے آدم کی نسل میں پیدا ہوتے ہیں اور فضل سے دوسری دفعہ دوسرے آدم یعنے خداوند جو آسمان سے ہے کی نسل میں پیدا ہوتے ہیں ”اُس نے اپنے ارادے کے مطابق سچائی کے کلام سے پیدا کیا تاکہ ہم اُس کے مخلوقوں میں گویا پہلے پھل ٹھہریں“ اس زندگی کی بڑی گواہی نجات دہندہ میں سادہ بھروسہ رکھنا ہے ”جتنے اُس کے نام پر ایمان لائے پیدا ہوئے“ (یوحنا ۱/۱۲)

اور وہ زندگی جو ہمارے اندر پیدا ہوئی ہے اُس میراث کی مانند ہے جو ہمارے لئے رکھی ہوئی ہے (۴ آیت) اور لہو کی مانند جس نے ہمکو خرید لیا (۱۸ آیت) یعنے لازوال۔ اس لئے یہہ وقت یا حواس یا تبدیل ہونے والی دُنیا کے تنگ حدوں سے محدود نہیں کی جاسکتی ہے۔ یہہ لامحدود اور ابدی ذات کی حصہ دار ہو جاتی ہے۔ اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ پاکیزگی جو اس سے پیدا ہوتی ہے وہ آسمانی مزاج کی ہے اور محبت جو یہہ ظاہر کرتی ہے خدا کی سچی بے ریا محبت ہے۔ مسیحی پاکیزگی اور محبت کے مستحکم اور حقیقی ہونے کی سب سے اچھی گارنٹی یہہ ہے کہ اُس زندگی کی طرف نگاہ کریں کہ جس سے یہہ نکلتی ہیں اور جو دوسری پیدایش سے حاصل ہوتی ہے۔ یعنے وہ زندگی اُس بیج کے سبب کہ جس سے یہہ پیدا ہوتی ہے سب سے عمدہ خیال کیجاتی ہے اور ایماندار کے دل میں آتی ہے۔

یہاں بیج کا انسانوں کی بیرونی زندگی سے مقابلہ کیا جاتا ہے۔ تمام جسم گھاس کی مانند ہیں۔ مرد اور عورت اُسی طرح سے گذر جاتے ہیں کہ جس طرح کھیتی زمین میں پیدا ہوتی اور کاٹ لی جاتی ہے۔ انسان کا سارا جلال



گھاس کی پھول کی مانند ہی۔ کنگ کپس اور ڈیزی (یہہ پھولوں کی قسمیں ہیں) اپنے چاروں طرف کے ادنیٰ درجے کے پتّوں کی مانند مرجھا جاتے ہیں۔ اور یہہ دولت۔ طاقت یا خوبصورتی کی کمزوری کی جو وقت کی دانتی کو روک نہیں سکتی علامت ہیں لیکن اس کے مقابل خدا کی ابدی سچائی قایم رہتی ہی جو خدا کے پاک کلام میں ہی اور یہہ زندہ اور زندگی دینے والا ہی یہہ ابد تک رہتا ہی۔

بائبل آج بھی ہمارے پاس ہی اگرچہ اُس کو آگ سے جلاکر یا نکتہ چینی کرکے یا تلوار چلاکر برباد کرنے کے لئے ہر طرح کی کوشش کی گئی ہی۔ یہہ اس بات کی تصدیق ہی کہ اس میں ایسی صفات پائی جاتی ہیں جو اسے تمام باقی کتابوں سے بالکل الگ کر دی ہیں۔ نوشتوں کے تمام کلمات کی بابت یہہ صحیح ہی کہ وہ روح اور زندگی ہیں اور کہ وہ کبھی گذر نہ جاویں گے اور کہ ان کا ایک نکتہ یا شوشہ ہرگز نہ ٹلے گا اور یہہ امر کہ بائبل موجود ہی باوجود اس کے کہ اس کے برخلاف سب کچھ کیا جا چکا ہی ظاہر کرتا ہی کہ اس میں ابدی اور لامحدود خدا کی زندگی پائی جاتی ہی جیسا کہ قدیم زمانے میں بیابان میں خدا جھاڑی میں تھا اس کتاب میں بھی موجود ہی یا جس طرح سے کہ ذاتی زندگی چھوٹی چنگاری کی طرح ہر ایک بیج میں جو کنارے پر گرتا ہی جھلکتی ہی۔ کتاب کی ہر جو گی ثابت کرتی ہی کہ خدا اُس میں ہی۔ اور اس لئے یہہ خدا کی زندگی ہی جو کلام کے وسیلے سے مُردہ انسانی روحوں میں داخل ہوکر اُن کو زندہ کرتی ہی۔ زندگی جو اس طرح سے اُن میں پیدا کی جاتی ہی خدا کی مانند لامحدود اور ابدی ہی اور ایسا ہونے کے سبب یہہ اُس کے قابض کو وقت کی قید سے اوپر اُٹھاکر آسمانی مکانوں میں پہنچا دیتی ہی اور اُن کو محبت کرنے کے لائق بنا دیتی ہی نہ کہ انسانی ناچیز اور پس و پیش کرنے والی محبت کے بلکہ شاہی پاک۔ بے ریا اور مبارک محبت سے جو خود خدا کی زندگی کی جان ہی۔

راقم

منتھائی ایل پریم داس

آرام

مسیحی زندگی آرام کی زندگی نہیں ہی۔ یہاں ہم دن بدن مرتے ہیں۔ چکّی میں پیسے جاتے ہیں۔ دنیا میں ہم روتے ہیں لیکن اُمید ہی کہ یہہ آنسو پونچھے جاوینگے + مسافر اگر راہ میں آرام کرے تو اصلی آرامگاہ میں نہیں پہنچتا ہی۔ پہلے دوڑ دھوپ اُٹھاؤ پھر شام کو اپنے گھر پہنچو گے جہاں تمہارے واسطے آرام موجود ہی + آفتاب کی حدّت۔ لمبا سفر قدم بڑھانے نہیں دیتا ہی دل چاہتا ہی کہ نزدیک کے ہرے ہرے درخت کے نیچے جو سامنے نظر پڑتا ہی سایہ میں ذرہ آرام کروں۔ مسافر اُس پیڑ کے نیچے جا ہی بیٹھا ہوا آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ آنکھیں مُند گئیں۔ مسافر سو گیا + دنیا میں بہتیرے اسی طرح راہ میں سو جاتے ہیں۔ خبر نہیں رہتی کہ سورج کب ڈوب گیا۔ جب آنکھ کھلی تو سوائے سامنے کے جنگل اور بیابان کے اور کچھ نظر نہیں پڑتا۔ اندھیری رات کا سماں۔ سفر کب طی ہوا۔ کیا جانے آج اسی جنگل میں۔ اس ہی مقام پر۔ ادھوری راہ ہی میں زندگی کا دم نکل جائے؟ اس لئے دنیا میں آرام کرنا گویا ہمیشہ کے آرام کو کھو دینا ہی۔ خواہ تم راہ پر تھک ہی کیوں نہ جاؤ مگر اس کے کنارے پر مت بیٹھو۔ یہاں کے درخت۔ یہاں کی چھایا۔ یہاں کی خوشبوئی دلفریب تو ہی مگر تو بھی یاد رکھو کہ یہہ راہ ہی تو ہی یہہ تمہارا منزلِ مقصود تو نہیں ہی + تھوڑی دیر۔ تھوڑی دور اور چلو۔ دن کے کل بارہ گھنٹے تو ہیں۔ چھ گھنٹے جوانی کے طی ہو چکے اب تو چھ گھنٹے باقی ہیں۔ ان چھ گھنٹوں کے لئے کیوں گھبراتے ہو۔ چلو آگے بڑھو۔ دیکھتے دیکھتے یہہ چھ گھنٹے بھی ختم ہوں گے اور مسافرت طی ہوگی +

سامنے۔ اُس پہاڑ کی چوٹی پر میرا گھر ہی میں وادی میں کیوں اپنی جان کھوؤں۔ یہاں کی دھوپ تیز ہی لیکن وہاں ہمیشہ کا آرام ہی۔ اور تھوڑی دور۔ اور تھوڑی دیر۔ میں اپنے گھر پہنچونگا میں یہاں کیوں روؤں۔ میں یہاں کیوں گھبراؤں + یہاں کا جنگل خوشنما ہی۔ یہاں کے پیڑ پتّوں اور پھولوں سے ڈھپے ہوئے ہیں۔ یہاں چاروں طرف خوبصورتی نظر آتی ہی لیکن اِن درختوں کے نیچے شیر اور اور پھاڑ نیوالے درندے چھپے تاک میں بیٹھے ہیں۔ کیا مناسب ہی کہ ہم یہاں سستا دیں اور شیروں کا لقمہ بنیں؟ نہیں نہیں چلو آگے چلو۔ اس وادی کو طی کرکے اُس پہاڑ پر چڑھ جاؤ۔ دُکھ تو ہوگا تکلیف بھی اُٹھانی پڑیگی اپنی آنکھوں کو اس وادی کے نظاروں کی خوبصورتی سے ہٹانا ہوگا لیکن پہاڑ پر جب پہنچے تو بے خطر سالم ہوں گے۔ وہاں زندہ پانی کی دھار بہتی ہی کیا یہہ زندگی بخش پانی تمہاری پیاس نہ بجھاویگا۔ ناظرین پھر کتنا ہو چھ گھنٹے اور چلو۔ شام تک ضرور گھر پہنچیں گے۔ وہاں پانی پینے کو ہی۔ روٹی کھانے کو ہی۔ نورانی پوشاک پہننے کو ہی اور کیا ضرورت ہی۔ وہاں ہر ایک آنسو پونچھا جائیگا۔ پھر نہ موت ہوگی نہ غم نہ نالہ اور نہ پھر دُکھ ہوگا کیونکہ پہلی چیزیں سب گذر گئیں ہیں۔

اے پڑھنے والے کیا اُس آرام گاہ کی طرف قدم نہ اُٹھاؤ گے۔ کیا جھوٹھے آرام کی خواہش کے حصول میں راہ ہی میں اپنی بیش قیمت زندگی کھوؤ گے +

راقم

بی بی۔ رائے انبالہ

اچھا درخت بُرا پھل نہیں لاسکتا

اور نہ

بُرا درخت اچھا پھل لاسکتا ہی

متی ۷: ۱۸

درخت سے مراد مذہب ہی اور پھل سے مراد اُس کی تعلیمات از ہر جو مذہب منجانب اللہ نہیں اور محض انسان کی ایجاد کر

خواہ اس کو کیسی ہی عمدہ صورت میں دکھلایا جاوے مگر اس کی اصلیت ویسی کی ویسی رہتی ہے۔ مذہب اسلام کو اس کے پیرو اگرچہ نہایت پُر امن خادم اور نجات بخش صورت میں بنا کر دکھلاتے ہیں مگر اسکی تعلیمات مثلاً حرم داری کثرت ازدواجی جدال۔ قتال وغیرہ کا اثر جوں کا توں ہی بنا رہتا ہے۔ گورنمنٹ ہند نے اپنی ہندوستان کی مسلمان رعایا کو پوری مذہبی آزادگی دی ہوئی ہے۔ اور ان کی حفاظت اور امن میں دل وجان سے کوشش کرتی ہے۔ اور سرحدی لوگوں کی امداد کے لئے صدہا روپیہ خرچ کرتی ہے۔ مگر طرفہ یہہ ہے کہ جب کبھی کوئی سرحدی مسلمان غازی ہو کر بہشت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ بیچارے انگریزوں ہی پر اپنا ہاتھ صاف کرتا ہے۔ چنانچہ ہم لفٹننٹ سٹیونز صاحب کا حال جس کو ایک غازی نے چھرے سے مار ڈالا اخبار انڈین وٹنس سے ترجمہ کرکے ہدیہ ناظرین نورافشاں کرتے ہیں۔ وہ مسلمان جس نے یکم ماہِ حال کو لفٹننٹ سٹیونز کے چھری ماری ایک غازی تھا۔ یعنے ایسا شخص جس کا کام کافروں سے لڑنا ہے۔ یہہ بے وقوف آدمی پشاور میں صرف اس غرض سے آیا تھا۔ اور اس کا یہہ مذہبی عقیدہ اس کی چال چلن کا ذمہ وار ہوگا۔ پس جبکہ مسٹر سٹیونز اپنے بابو کو پشاور کے اسٹیشن پر ریل گاڑی میں سوار کر رہے تھے اس غازی نے پیچھے سے چھری ماری قاتل نے بھاگنے کی کوشش کی لیکن گرفتار کیا گیا۔ قاتل کا نام سیدان خان ہے اور یہہ شخص شنواری فرقے کا صدآں ملا کا پیرو ہے۔ قاتل کے مقدمے کی روز منگل تحقیقات کرکے قریب ایک بجے اسکو پھانسی دیکر اس کی لاش کو جلا دیا گیا۔ بیچارہ مقتول بدھوار کی صبح کو اس دنیائے فانی سے کوچ کر گیا۔ مسلمانوں کے سرگروہوں کو چاہئے کہ ہندوستان میں ایسے واقعات کے روکنے کا تدارک کریں۔ ہم اس بات کو صحیح صحیح لکھتے ہیں کہ کچھ برس گذرے مسلمانوں کی ایک کونسل نے شمالی ہندوستان میں اس بات کا فیصلہ کر دیا تھا۔ کہ ہندوستان دار الحرب نہیں بلکہ دار الاسلام ہے۔ یعنے لڑائی کی جگہہ نہیں بلکہ صلح کی جگہہ ہے اور اس بات کا بھی فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ گورنمنٹ ہند مسلمانوں کی کامل حفاظت کرتی ہے۔ اور کامل مذہبی آزادگی اُن کو دی ہوئی ہے۔ اس لئے مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنے تئیں انگریزی حکومت کے قوانین کے پابند رکھیں۔ پس اگر ہندوستان دار الاسلام ہے تو انگریز ہندوستان میں کافر نہیں ہیں۔ اگر کوئی مسلمان غازی ہونا چاہے تو اُسے یہہ جاننا چاہئے۔ کہ ہندوستان وہ جگہہ نہیں ہے۔ جہاں اس کو غازی ہونے کا تاج مل سکتا ہے۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے سرگروہوں کا یہہ فرض ہے کہ اپنے لوگوں پر اس بات کو خوب روشن کر دیں۔ اگر گورنمنٹ ہند ان سرگروہوں کو اس امر کا اشارہ کر دے جسکی وہ انسے اس معاملہ میں توقع رکھتی ہے تو ہم کو پورا یقین ہے کہ یہہ تدبیر ان سب تدابیر کو چھوڑ کر خونریزی کے روکنے کے لئے زیادہ کارگر ہوگی +

مترجم خاکسار
مسیح الدولہ از انڈین وٹنس ۱۲

بندرگاہ میں داخل ہونے کا وقت

ایک دن دوپہر کے بعد جب کہ ہم ڈنگی نو وا اسکوشیا میں روشن دان کے پاس کھڑے تھے اچانک ایک جہاز کو بندرگاہ کے دروازے کے قریب آتے دیکھا۔ اُس وقت آسمان کسی قدر تاریک اور ہیبتناک معلوم ہوتا تھا اور افسرانِ جہاز پس و پیش میں تھے کہ آیا ہم آگے بڑھیں یا بندرگاہ میں پناہ پذیر ہوں۔ پس فی الفور تمام بادبان مخالف ہوا کی دہشت کی وجہہ سے جلد گرا دئے گئے اور جہاز جنوب کی طرف راہی ہوا۔ عنقریب ایک یا دو گھنٹے بعد ہوا چلنی شروع ہوئی اور جب ہم نے سمندر کی طرف نگاہ کی تو جہاز کو واپس آتے دیکھا لیکن بندرگاہ کا دروازہ بہت ہی تنگ تھا۔ پس مخالف ہوا کے مقابل جہاز کو امن گاہ میں داخل ہونے کے لئے کافی جگہہ نہ ملی۔ اور موجودہ خطروں پر دور اندیشی کرکے صرف یہی معلوم ہوتا تھا کہ دروازے کے پاس سے گذر کر باہر کیطرف ایک بڑے دریا میں سفر کریں پس جہاز کو پھیرنے کے لئے چند مرتبہ چکر دیا لیکن مخالف ہوا کی شدت پیشتر کی نسبت اور بھی زیادہ بڑھتی گئی اور وے بہت ہی مغموم اور پریشان ہونے لگے خصوصاً ایسے موقع پر رات کی تاریکی کی وجہہ سے اُنکی مصیبت اور بھی دوگنی ہوتی گئی۔ میں اُس گہری دلی ہمدردی کو اپنی نگاہ و بیان سے ہرگز نہ بھولوں گا جبکہ ایک ملاح کی عورت نے کہا کہ خدا ان پر رحم کرے کیونکہ وہ بیچارے اپنی بے کسی میں اندر داخل ہونے سے بالکل ہی مجبور ہو رہے تھے۔ صرف اتنا گمان کیا جا سکتا تھا کہ صبح سے پیشتر دے بہتے ہوئے سمندر کی دوسری راہ سے کسی چٹان پر جا ٹھہریں گے۔ اُن کے بندرگاہ میں داخل ہونے کا عمدہ وقت وہی تھا جب کہ ہوا موافق تھی پر جب طوفان کا زور بڑھا اور وہ اپنے با امن پناہ گاہ سے گذر کر خطرناک حالت میں جا پڑے تو بچنے کی مطلق اُمید باقی نہ رہی +

اے زندگی کے سمندر کے مسافرو ہمیشگی کا آسمان خطرناک کالی گھٹاؤں کے ساتھ تم پر سایہ افگن ہے۔ جلد اپنے آسمانی باپ کی طرف آنکھ اُٹھاؤ اُس کی آزاد روح تمہاری ہدایت و راہنمائی کے لئے تیار ہے چاہئے کہ تم جلد یسوع مسیح میں پناہ لو اور اگر تم ایسا کرو تو یہہ تمہارے لئے عمدہ موقع ہے اور لفظ (Opportunity) یعنی موقع کا حقیقی مطلب یہی ہے کہ تم بندرگاہ کی دوسری طرف جا ٹھہرو کیونکہ تمہاری روحوں کی تحریک اور انجیل کی پاک ملاہٹ اور وفادار دوستوں کی ترغیب۔ یہہ سب کی سب مثل اُس نسیم سحری کے ہیں جو تمہیں خدا کی ہمیشگی کے بندرگاہ میں پناہ پذیر ہونے کے لئے ہدایت

کرتی ہیں۔ خبردار تم ان خیالوں کو دبنے اور رُکنے نہ دو جو کہ تمہاری روح کے اندر بغیر روک کے پیدا ہوئے ہیں۔ کیونکہ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ تم اُس عمدہ موقعہ کے سامنے کھڑے ہو اور تمہارے دل میں یہہ خیال ذہن نشین ہو رہا ہے کہ مجھکو مسیحی ہونا چاہئے اور اس کو تم ضرور عمل میں لاؤ کیونکہ یہہ تمہاری طبیعت کے سب سے عمدہ وصفوں کی ایک خاص تحریک ہے اور یہی سچی عقلمندی بھی ہے۔ تم اسبارے میں مطلق خطرہ اُٹھا نہیں سکتے اور نہ تمہاری آزاد روح روحانی بربادی کے چٹانوں پر پہنچیگی کیونکہ تمہارے ایمان اور اُمید کا لنگر مسیح ہو جائیگا +

چند برس ہوئے کہ ایک پاسٹر نے سامعین کے روبرو ایک پُرزور تقریر بدیں مضمون پیش کی کہ جو کوئی مسیح میں پناہ لینے میں توقف کریگا اُس کے لئے بڑا بھاری خطرہ ہے کیونکہ روحانی خطروں سے بچنے کے لئے صرف یسوع مسیح ہی پناہ کا بندر ہے +

وعظ کے اختتام کے بعد گرجے سے نکلکر ایک بی بی نے جس نے اِس وعظ سے بہت ہی فائدہ حاصل کیا تھا اپنے ہمراہی بی بی کو بڑی سنجیدگی سے کہا کہ کیا اس عمدہ درخواست سے جس کو تم نے ابھی سُنا ہے کچھ اثر نہیں ہوسکتا ہے اور کیا تم اسبات کی جرات کرسکتی ہو کہ اپنی روح کو خطرے میں پڑنے دو اور بغیر سوچے سمجھے نامناسب جواب دو۔ آہ کرکے اُس نے جواب دیا کہ ہاں میں اپنی روح کو خطرے میں پڑنے دونگی +

تقریباً ایک ہفتہ بعد یوں ہوا کہ جبکہ یہہ پاسٹر ایک جوان کے جنازے کی تجہیز و تکفین کے لئے بلایا گیا تو اُسے معلوم ہوا کہ یہہ وہی عورت ہے جس نے اپنی روح کی بربادی کو پسند کیا تھا +

اے دوستو میں یہہ تمہارے ڈرانے کے واسطے نہیں کہتا بلکہ یہہ ظاہر کرنے کے لئے کہ روحانی معاملات کے خطروں میں پڑنا کیسی بیوقوفی ہے +

مسیح گنہگاروں کے لئے پناہ کا بندرگاہ اور امن کا سٹیشن ہے۔ اب قبولیت کا وقت ہے اور ہوا بھی موافق ہے اور تمہارے دل اس مضمون کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ یہہ تمہاری مخلصی کا معین وقت ہے پس لازم ہے کہ تم جلد خدا کی ہمیشگی کے بندرگاہ میں پناہ لو +

ترجمہ

وعظ پادری جیرارڈ بی۔ ایف۔ ہالک صاحب

مرسلہ مسٹر رلارام انبالہ چھاؤنی

ہندوستان کی دینداری

ہم شروع سے یہہ سُنتے آئے ہیں کہ ہند کے لوگ فطرتاً دیندار ہیں۔ ان کے روزمرہ کے کام کاج ان کے طریق معاشرت اور ان کے اُٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے الغرض اُن کے رگ و ریشہ میں دین ہی گویا کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے جنکی انگڑائی لیتے ہوئے بھی مسلمان کے منہہ سے الحمدللہ اور ہندوؤں کی زبان سے ست گرو نرنکار ہی نکلے گا۔

القصہ ہندوستان کی دینداری اتنی زبان زد خلایق ہو رہی ہے کہ بنگال کا مشہور و معروف اخبار نامی امرتا بازار پترکا۔ رنگین عبارت میں ہندوستانیوں کے مشہور [illegible] کو بھی اوصاف بیان کرتا ہے۔ چنانچہ وہ نامہ پرداز ہے کہ اگر کسی ہندو سے یہہ پوچھا جاویکہ تو تحصیل زر و مال کے لئے سیاحی و سفر کیوں نہیں کرتا تو وہ یہہ جواب دیگا کہ زر و مال کے پیچھے ملک اور بال بچوں کو چھوڑنا عین حماقت ہے لیکن اگرچہ ہندوؤں کی دینداری کا اتنا شہرہ ہے تاہم ہم اتنا کہے بنا نہ رہیں گے کہ ہمارا ہر روز کا مشاہدہ ہم سے اُس کے برعکس نتیجہ نکلواتا ہے ہمارے خیال میں ہندوستان کی موجودہ مذہبی حالت ابتر ہے۔ دیکھا جاتا ہے کہ اکثر لوگ اپنی زندگی بے پرواہی اور الغرضی میں بسر کرتے ہیں۔ اُن کا مذہب کھانا پینا اور سوجانا ہے۔ اُن کے درمیان خودغرضی اور خودپسندی کا بازار گرم ہے۔ جب ہم بازار میں منادی کے لئے جاتے ہیں تو ہمارا پالا بعض وقت ایسے لوگوں سے پڑتا ہے جو دینی خیالات سے بالکل خالی معلوم ہوتے ہیں۔ اُن کے چہروں پر کوئی آثار فکر و تفکر کے عیاں نہیں ہیں اس لئے اگر یہہ تسلیم بھی کیا جاوے کہ ایک خاص مقدار فطرتی دینداری انسان کو راہ حق پر لانے کے لئے لابد ہے مگر تو بھی ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ اہل ہند اتنی بھی فطرتی دینداری سے بے بہرہ ہیں۔ اگرچہ ظاہرداری اور بیرونی نمایش اہل ہند میں بہت پائی جاتی ہے مگر اُس میں بھی خودپسندی تکبر و غرور کی بہت کچھ بو پائی جاتی ہے۔ جب وہ اپنے آپ کو زناکاری اور چوری وغیرہ جیسے گناہوں سے مبرّا پاتے ہیں تو اُن کے زعم میں یہہ فوراً سما جاتا ہے کہ وہ کامل انسان خارج از سہو و خطا بن گئے۔ پر معلوم رہے کہ بہت سے گناہ ہم سوسائٹی کے لحاظ سے نہیں کرتے اور یہہ ہی شیطانی خیال اُنکو خدا کی نظروں میں ترقی کرنے سے روکتا ہے۔ وہ اپنی گنہگاری اور لاچاری کی حالت سے مطلق آشنا نہیں ہیں وہ اپنے آپ کو دولتمند سمجھتے ہیں حالانکہ وہ دراصل ننگے و محتاج ہیں — متلاشی دین کے واسطے دینداری شرط ہے۔ کاشکہ ہمارے ہموطن اپنی روحانی حالت کو پہچانیں اور حق کی تلاش میں کوشش کریں۔ لیکن اپنے آپ کو جاننے سے پہلے خدا کو جاننا ضروری ہے چنانچہ ایوب کو یہہ ہی تجربہ حاصل ہوا۔ دیکھو ایوب ۴۲ باب آیت ۵-۶ "میں نے تیری خبر اپنے کانوں سے سُنی تھی پر اب میری آنکھیں تجھے دیکھتی ہیں۔ اس لئے میں اپنے ہی سے بیزار ہوں اور خاک و راکھہ پر بیٹھا توبہ کرتا ہوں +

راقم۔ پادری ایچ گولکناتھ

واقعات اور رائیں

شہنشاہ بیگم روس کا حکم

شہنشاہ بیگم روس نے دربار سینٹ پیٹرزبرگ میں ایک حکم جاری کر کے عوام کو حیرت میں ڈالا ہے کہ کوئی تمباکو نوش لیڈی ان کے پاس نہ آئے کیونکہ ایک عورت کے منہہ میں سگرٹ کا ہونا ایسا ہی معیوب ہے جیسا کہ کوئی مرد اپنے منہہ سے فحش لفظ نکالتا ہے اور درباری لیڈیاں بھی ان کے پاس اُس وقت تک نہ آنے پائیں گی جب تک اُن کے منہہ یا کپڑوں میں تمباکو کی بو باقی ہو + (ہفتہ وار)

زراعتی تعلیم

بڑودہ زراعتی کالج کے پروفیسر مڈلٹن صاحب نے چھ برس کی پرنسپلی کے بعد کالج مذکور سے قطع تعلق کر لیا ہے اور ویلز کے کسی زراعتی کالج کے پرنسپل مقرر ہو گئے ہیں۔ پچھلے ہفتہ اپنی الوداعی تقریر میں انہوں نے بیان کیا کہ ہندوستانیوں کو زراعتی تعلیم کا ابھی مطلقاً شوق پیدا نہیں ہوا۔ ریاست بڑودہ نے عالی ہمتی سے اس زراعتی کالج کو قایم کیا۔ اور یہاں کے ڈگری یافتوں کو سررشتہ مال میں ملازمت دینے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ اس لالچ کی وجہہ سے پہلے چند برس زراعتی جماعتوں میں طلباء کی کثرت رہی۔ مگر جبکہ صیغہ ملازمت میں گنجایش نہ رہی۔ تو تعداد بھی گھٹنی شروع ہو گئی۔ صاحب بہادر کی رائے ہے کہ اس ناکامیابی سے گورنمنٹ یا یونیورسٹی کو ہمت نہیں ہار دینی چاہئے۔ ہندوستان زراعتی ملک ہے اور زراعت یہاں کا قومی روزگار ہے اسلئے گورنمنٹ کو لازم ہے کہ کاشتکاران ہند کو فن زراعت کے متعلق علمی او عملی تعلیم دینے میں سعی بلیغ کرتی رہے + اخبار سول ملٹری گزٹ اسی مضمون کے بارہ میں گورنمنٹ کو متنبہ کرتا ہے کہ زمینداروں کی بہتری کے لئے گورنمنٹ بہت کم کوشش کر رہی ہے۔ پنجاب کے ڈیڑھ کروڑ ایکڑ رقبہ زیر کاشت میں سے گو اُس نے پینتیس لاکھ ایکڑ اراضی کو سیراب کرنے کے لئے نہریں تیار کر لی ہیں مگر یہہ تعداد ابھی بہت تھوڑی ہے۔ اس کے ترقی دینے کی مسلسل سر توڑ کوششیں ہونی چاہئیں۔ زمینداروں کو زراعتی فارموں اور زراعتی مکاتب کی نسبت اس عملی کام کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اور اسی کو سب سے پہلے عمل کرنا چاہئے۔ تاہم اگر گورنمنٹ زمینداروں کو واقعی تعلیم کے فوائد سے بہرہ ور کرنا چاہتی ہے تو اس قسم کی تعلیم مروّج کرے جو زمینداروں کے کار آمد ہو۔ نہ ایسی تعلیم جو انکو موجودہ حالت سے بدحال کر دے +

ریاست ٹریونکور و پادری صاحبان

ٹریونکور کی سرکار اور پادری صاحبان میں نئے تعلیمی قوانین کے بارے میں ناچاقی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ وہاں کے پادری صاحبان خیال کر رہے ہیں کہ وہ سرکار ٹریونکور سے اپنا قطع تعلق کر لیں۔ چرچ مشنری سوسائٹی اور لنڈن مشنری سوسائٹی کے پادری صاحبان نے ایک عرضداشت میں مضمون بھیجی ہے کہ ٹریونکور کی تعزیرات ہند کا وہ مجوزہ جملہ جسکی رو سے بغیر حصول اجازت سرکار کوئی عبادت کا مکان نہ تو بنا سکتا ہے اور نہ کسی مکان کو عبادت کے لئے استعمال کر سکتا ہے منسوخ کیا جاوے اور اُمید قوی ہے کہ سیرئین اور رومن کیتھولک کلیسیاؤں کے خادمان بھی اس مجوزہ قانون کے برخلاف عرضی کریں گے + (سول ملٹری گزٹ)

چرچ آف انگلینڈ زنانہ مشنری سوسائٹی

اس سوسائٹی کے نقشجات سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۸۶ لیڈی مشنری اور ۹۰ مددگار۔ ۶۱۷ بائبل وومن دیسی اُستاد اور کارندے خداوند کے کام میں مصروف ہیں۔ ۴ ہسپتال اور ۱۴ دوائی خانے جاری ہیں اور ۱۸۹۵ء میں ۳۸۰،۱۲۰ مریض ان ہسپتالوں سے فیض یاب ہوئے۔ اس سوسائٹی کے اجرا کے سال اوّل میں ۱۳۷۶۹ پونڈ کی آمدنی تھی پر اب ۳۰۰۰ پونڈ سالانہ آمدنی ہوئی ہے + (انڈین کرسچن مسینجر)

ایران کی پولیٹکل حالت

ایران سے شاہ ناصر الدین کے قتل کی خبر بذریعہ خطوط کے موصول ہوئی اور ابتدا میں یہی خیال غالب تھا کہ فرقہ بابی کی سازش سے یہہ سخت خونخوار واقعہ وقوع میں آیا ہے۔ بابیوں پر شبہہ کرنے کی وجہہ معقول تھی کیونکہ ۱۸۵۲ء میں اس فرقہ کی طرف سے طہران کے متصل ایک حملہ شاہ کی جان پر کیا گیا تھا۔ اس کی وجہہ یہہ تھی کہ شاہ کی طرف سے فرقہ بابی پر سخت مظالم کئے جاتے تھے حتی کہ تین سال قبل صوبہ مازندران میں ایک سخت قتل عام کیا گیا تھا۔ باوجود اس قتل عام کے فرقہ ہذا کی بیخکنی نہ ہوئی۔ اس کے پیرو اپنے اعتقادوں پر قایم رہے لیکن جو کوئی ان میں سر اٹھاتا تھا فوراً قید یا قتل کیا جاتا تھا۔ پچھلے دس سال کے عرصہ میں ایک بابی کو شیراز میں سر عام توپ کے سامنے اڑایا گیا تھا اور ایک کو اصفہان کے چوک میں پہلے تو گلا گھونٹ کر نیم بسمل کیا اور ازاں بعد کیروسین تیل چھڑک کر آگ لگا کر جلا دیا تھا + مظفر الدین صاحب جو جدید شاہ مقرر کئے گئے ہیں عرصہ ۳۶ سال سے ولیعہد قرار دیئے گئے ہیں۔ یہہ شاہزادہ سن بلوغ اختیار کرتے ہی صوبہ آذربیجان کا حاکم مقرر کیا گیا جس کا صدر مقام تبریز میں ہے اور خاندان قاچار میں یہہ دستور ہے کہ ولیعہد اسی صوبہ کا حاکم مقرر کیا جاتا ہے۔ جدید شاہ کی خاص قابلیتوں کی نسبت کوئی بات تحقیق طور پر معلوم نہیں ہے۔ انگریزی سیاحوں نے ان کو کمزور طبیعت کا بودا آدمی تحریر کیا ہے۔ ان کو تاریخ دانی کا شوق ہے۔ علم نباتات میں خاص ملکہ رکھتے ہیں۔ مزاج کے ملنسار ہیں اور شیخی کرنا نہیں جانتے۔ یہہ بات ان کے مخالفوں نے بھی قبول کی ہے کہ نشانہ بازی میں بڑے ہوشیار ہیں



اور توپخانہ کی گولہ اندازی میں غضب کا ملکہ رکھتے ہیں۔ ان کے مدعیوں میں سب سے زبردست سلطان مسعود مرزا ہیں جن کو ظل السلطان کے خطاب سے پکارتے ہیں۔ یہہ اپنے منجھلے بھائی جدید شاہ سے عمر میں ۳ برس بڑے ہیں لیکن چونکہ ان کی والدہ اعلےٰ ذات سے نہیں ہے۔ اس لئے ولیعہدی کے قابل نہیں سمجھے گئے۔ جس حالت میں کہ ولی عہد صاحب آخر وقت تک سنگین نگرانی میں رہتے تھے ظل السلطان کو کاروبار حکومت میں بعید آزادی اور وسعت حاصل تھی حتیٰ کہ سنہ ۱۸۸۷ء تک سلطنت ایران کا ایک ثلث ان کے تحت میں تھا جن میں صوبجات فارس یزد حتیٰ کردستان لورستان اور عربستان شامل تھے۔ ان کی حکومت کا سکہ خوب رایج تھا اور کیا مجال کوئی سر اٹھا سکتا۔ سنہ ۱۸۸۸ء کے آغاز میں تمام صوبجات دفعتہً ان کے تحت سے نکال لے گئے اور وجہ بجز اس کے کیا ہوگی کہ وہ بعید طاقتور ہوگئے تھے اور صرف صوبہ حق ان کے تحت میں رہنے دیا جس کا صدر مقام اصفہان میں ہے۔ اس شاہزادہ کا مزاج اور چلن روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ ان کی حکومت کی خوبی اعلےٰ درجہ کی مضبوطی تھی جو گاہ گاہ سختی کی حد تک پہنچ جاتی تھی۔ اسی کے حکم سے بابی فرکو توپ کے سامنے اڑوایا گیا تھا +

ظل السلطان کی نسبت مشہور ہے کہ وہ انگریزوں کے بڑے دوست اور قدردان ہیں اور ان کی حکومت کو پسند کرتے ہیں اور ان کی طرفداری کے دلدادہ ہیں +

جدید شاہ نے روسی اثر میں پرورش پائی ہے۔ وہ روسیوں کی دوستی کے دلدادہ ہیں اور روس کی کوشش انکی حفاظت اور قیام میں ہر وقت جاری رہیگی۔

ایران میں سیدوں اور ملانوں کا اثر نہایت زبردست ہے۔ یہہ بھی سب کے سب ولیعہد کے طرفدار ہیں اور ظل السلطان کو بوجہ خاص سکولری کے بالکل ناپسند کرتے ہیں ولیعہد ہمیشہ ملاؤں و سیدوں کی خاطر کیا کرتے تھے کبھی انکی ناراضی کو پسند نہیں کرتے تھے یہہ خاص وجہ ہے کہ جدید شاہ کی سلطنت محفوظ رہیگی :: باوجود اس تمام کیفیت کے آیندہ امن کی نسبت پیشین گوئی کرنا درست نہیں ہوگا۔ حالت پیچ در پیچ ہے اور معاملہ نیا ہے۔ خدا جانے کیا کچھ پیش آئے۔ مناسب ہے کہ خاموشی کے ساتھ انتظار کریں کہ پردہ غیب سے کیا باہر آتا ہے + عام

بچوں کی حفاظت

ممالک شمالمغرب میں بعض مقامات ایسے ہیں جہاں لڑکیوں کو مار ڈالتے ہیں۔ ایسے مقامات میں خاص قانون توسیع کیا گیا ہے جس کے رو سے پولیس کو اختیار ہوگا کہ بغیر حاصل کرنے خاص منظوری کے جہاں کہیں دیکھیں کہ بچوں کے محافظ یا سرپرست ان کی پرورش میں بے احتیاطی کرتے ہیں بچوں کو چھین کر اپنی حفاظت میں لیں۔ مار ڈالنے کا طریق گلا گھونٹ کر نہیں ہے بلکہ یہہ کہ پرورش میں کوتاہی کی اور بچہ از خود مر جاتا ہے۔ کوشش کی جاویگی کہ ایسا نہونے پاوے + منہ

چہ خوش۔ ترقی آبادی کا نسخہ

فرانس میں ترقی آبادی کی شرح بمقابلہ تمام دیگر ممالک یورپ کے بہت کمتر پائی گئی ہے اور وہاں کے اہل الرائے اس پر بہت حیران اور پریشان ہو کر صدق دل سے غور کر رہے ہیں کہ یہہ نقص کس طرح رفع کیا جائے + ایک تجویز پیش کی گئی ہے۔ ڈاکٹر برٹیلن صاحب کو یہہ سوجھی ہے۔ وہ یہہ ہے کہ تمام خاندان جن کے ہاں تین یا اس سے زیادہ بچے ہوں ٹیکسوں سے بالکل بری کئے جاویں اور کمی محاصل کے پورا کرنے کے لئے ان خاندانوں پر ٹیکس بڑھائے جاویں جنکی اولاد تین سے کمتر ہو۔ صاحب موصوف خیال کرتے ہیں کہ اس قاعدہ کے پاس ہونے پر تمام خاندان ٹیکسوں سے بچنے کی خاطر کوشش کریں گے کہ اولاد زیادہ ہوگی اور اس طرح شرح ترقی کی کمی کا نقص خود بخود رفع ہو جاویگا + عام

نایگرا کے آبشار

انگریزی تعلیم یافتہ لوگ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ روئے زمین پر عظیم ترین آبشار اگر کوئی ہے تو دریائے نایگرا کا ہے اور یہہ امریکہ میں واقع ہے۔ اس آبشار کی بیحد طاقت سے فائدہ اٹھانے کی ایک عرصہ سے کوشش در پیش تھی اور اب معلوم ہوا ہے کہ اس کوشش میں آخر کار کامیابی کی صورت نظر آگئی ہے۔ اس کے لئے ایک نہایت عظیم الشان فیکٹری (کارخانہ) بنانے لگے ہیں۔ جو آبشار مذکور کے بالائی حصہ پر تعمیر ہوگا۔ اس آبشار میں فی سیکنڈ ایک کروڑ گھوڑے کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ یہہ عمارت نصف میل لمبی ہوگی اور ۲۰ منزل بلند ہوگی۔ یہہ دو گراں ڈیل سنگین ستونوں پر قایم کی جاویگی اور بڑے عظیم فولادی گرڈر اس کو تھامے ہونگے۔ ہر ایک عیناز کا وزن ۲۰ لاکھ ٹن سے زیادہ ہوگا۔ اس عمارت کی تعمیر پر چار کروڑ ڈالر کا تخمینہ کیا گیا ہے اور اس عظیم الشان طاقت سے کتنا فائدہ ہوگا وہ ویا ۱۰ عدد کی رقم تک اندازہ کیا جاتا ہے + منہ

پتھر کے پھول

امریکن لوگوں کی قابلیت اور طاقت ایجاد صد آفرین ہے کہ ایک ایسا طریق معلوم کیا ہے جس سے قدرتی پھولوں کو کچھ عجیب کیمیائی مصالحہ چھڑک کر ایسا کر دیتے ہیں کہ وہ سخت ہو جاتے ہیں گویا پتھر کے بنے ہوئے پھول ہیں۔ ان کی رنگت بالکل قدرتی رہتی ہے۔ عجیب و غریب گلدستے بناتے ہیں اور ان کو اس ترکیب سے نہایت مضبوط اور دیرپا بنا دیتے ہیں جس ان پھولوں سے عمارات کو آراستہ کرتے ہیں۔ صرف بو باس نہیں ہوتی باقی تمام کیفیت اور رنگت مثل قدرت کے قایم رہتی ہے :: جب پھول کی اصلیت ہی بدل گئی تو مرجھانے کیوں لگا ہے۔ اس ایجاد کا چرچا انگریزی اخبارات نے ظاہر کیا ہے۔

وہ کیمیائی مصالحہ ابھی تک ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔ یہہ سُن چکے ہیں کہ اس خدائی عالم میں ایک ندی ایسی ہے کہ جہاں لکڑی کا پتھر بن جاتا ہے لیکن پھولوں کا پتھر کی پنکھڑیوں میں مصنوعی طور پر تبدیل کر لینا۔ بلاکا پرکالا ہے + عام

مُلکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

جنوبی امریکا کے صوبجات چیلی و آرگنٹا میں سخت مخالفت سے اندیشہ جنگ خونخوار کا ہے +

مصری مہم جالقا میں جمع ہے۔ گرمی سایہ میں ۱۱۲ درجہ پر ہے۔ برٹش افسر دھڑا دھڑ آ رہے ہیں +

لنڈن میں انڈیا کونسل کی ہنڈویات کے فروخت کے سوال پر غور کرنے کو ایک کمیٹی قایم ہوگی +

چین کی خبر ہے کہ وہاں مسلمان رعایا کی بغاوت ثابت قدمی سے بڑہ رہی ہے +

امیر کابل نے حکم دیا کہ شمالمغربی کافرستان کو بھی فوراً قبضہ میں لایا جاوے +

اخبار ٹایمز نے لکھا روس بہت جلد اپنی سرحد کے تین ترکی صوبجات پر قبضہ کریگا +

بیان کرتے ہیں کہ سلطان کی مرضی سے روس اُن صوبجات پر قابض ہوگا سمجھوتہ ہو گیا ہے +

لارڈ دار برٹس کی سوانح عمری عنقریب شایع ہوگی ۲ جلدیں ہیں اور بہت تصویریں +

مڈیگاسکر میں برٹش کے حقوق عہد نامہ کی نسبت فرانس کو تحریر کیا گیا ہے +

چین نے چیفو میں ایک روسی کمپنی کو ایسی رعایت دی جس سے برٹش کے حقوق کو اندیشہ صدمہ ہے +

پیکن کے برٹش وزیر نے چین کو متنبہ کیا ہے کہ وہاں برٹش کے حقوق کا معاوضہ دینا ہوگا +

چین کو صاف کہدیا کہ برٹش کے حقوق میں دست اندازی گوارا نہوگی اور چین جوابدہ ہوگا +

مہم ڈنگولہ کی نسبت خبر ہے کہ ماہ اکتوبر سے پہلے ڈنگولہ تک نہیں پہنچ سکے گی +

اگر اس وقت تک خلیفہ مہدی کے خلاف باہمی ناچاقی جھک اُٹھی تو تمام سوڈان کو فتح کریں گے +

ایسی صورت میں ہند سے اور فوج منگوانی پڑیگی اور لنڈن سے بھی برٹش فوج لاویں گے +

برسلز میں یورپین ممالک کی کمیٹی ہوئی کہ معاملہ سکہ کا باہمی مصالحت سے قطعی فیصلہ کریں +

کمیٹی ہذا میں انگلستان جرمنی آسٹریا فرانس ڈنمارک ہالینڈ و روس کے ڈیلیگیٹ شامل تھے +

امریکا کی طرف سے بھی قایم مقام آیا تھا سونے چاندی کی مناسبت عالمگیر قایم کریں گے +

معاملہ وزنزولہ کا فیصلہ درمیان انگلستان و امریکا کے بہت مشکل نظر آ رہا ہے +

بقول تازہ رپورٹ کے پنجاب ممالک متوسط ور اجپوتانہ میں بدستور بارش کی اشد ضرورت ہے +

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ایم۔ اے میں ۸ پاس ہوئے ۶ ہندو ایک مسلمان ایک عیسائی +

مسوری میں عیسائی یتیم خانہ کے لئے مینا بازار کا جلسہ ۲ جون کو ہوگا +

حدیث پشاور پر غازیانہ جوش مُلّاؤں کے واعظوں سے ہوتا ہے جس کا علاج بتلایا گیا +

جو غازی کسی کے قتل کا مرتکب ہو اُس کے مُلّا کو بھی ساتھ ہی پھانسی دیجاوے +

لکھنؤ کی خبر ہے کہ وہاں نرخ گندم ۱۱ سیر فی روپیہ آ رہا +

بقیہ آسمان کے تلے صرف ایک نام۔ دیکھو صفحہ ۳ +

کرو۔ کہ خدا کے نزدیک یہہ درست ہے کہ ہم خدا کی بات سے تمہاری بات زیادہ سُنیں۔ کیونکہ ممکن نہیں۔ جو ہم نے دیکھا اور سُنا ہے۔ سو نہ کہیں۔ جو اُنھوں نے دیکھا اور سُنا ہے جو اُنہوں نے دیکھا اور سُنا وہی اُنکی دلیل تھا۔ وہ اپنی آنکھوں اور کانوں پر ایسا ہی بھروسہ کرتے تھے۔ جیسا ہم کرتے ہیں۔ اگر کوئی اور اُن کو دھوکا دیتا۔ تو دیتا۔ مگر اُن کی آنکھیں اور کان اُن کو دھوکا نہیں دے سکتے تھے۔ جو باتیں اُن کے حواس سمع و بصر سے گذر کر اُن کے حافظہ پر نقش ہو گئی تھیں اُنہیں نہ خنجر آبدار دھو سکتا تھا۔ اور نہ برچھی کی نوک خط کھینچکر کاٹ سکتی تھی۔ البتہ اُن کا گلا کاٹ سکتے تھے۔ اور اُن کا نام مٹا سکتے تھے پر یہہ باتیں اُنکے دل سے نہیں مٹا سکتے تھے۔ اُنکے اُس حصّہ تقریر سے جو اوپر اقتباس ہو چکا ہے بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ دیوانے اور مخبط الحواس نہ تھے۔ نہ اُنکے دماغ میں فرق تھا۔ اور نہ وہ محض مجذوب تھے۔ بلکہ اُن کا یہہ کہنا۔ کہ "جو ہم نے دیکھا اور سُنا" اس بات کی کافی دلیل ہے۔ کہ اُن کے حواس دیدا و شنید کے بالکل درست اور برجا تھے۔ کیونکہ کوئی باؤلا اور پاگل اپنی آنکھوں اور کانوں پر ایسا تکیہ نہیں کرتا جیسا یہہ کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اُن کے جواب سے متانت۔ برجستگی۔ بیدار مغزی اور حقیقی حکمت ٹپکتی ہے۔ اور حواس کی صحت اور درستی مترشح ہے۔ لہذا وہ اسبات کا حق ہم پر رکھتے ہیں۔ کہ جس طرح ہم اور لوگوں کی بات کو سنکر جن کے حواس درست ہوتے ہیں۔ مان لیتے ہیں اسی طرح اُن کی بات کو بھی مانیں۔ اُن کا یہہ دعویٰ تھا کہ جو ہمنے دیکھا اور سُنا اس میں خدا نظر آتا ہے۔ اور ہم اپنی آنکھوں اور کانوں کو جھٹلا نہیں سکتے جو ہمنے دیکھا اور سُنا اُسی سے صاف عیاں ہے۔ کہ آسمان کے تلے صرف ایک ہی نام دیا گیا ہے۔ جس سے ہم نجات پا سکتے ہیں۔ اُنہوں نے کیا دیکھا؟ اور کیا سُنا۔ اُنہوں نے اُسے ایسے دعوے کرتے سُنا تھا۔ جن کی مانند نہ کبھی کسی نے کئے اور نہ کرے گا۔ اور جو کچھ وہ دیکھتے تھے

وہ اُن کی سُنی ہوئی باتوں کی تصدیق کرتا تھا۔ ”میں زندگی اور قیامت میں ہوں“ ”راہ حق اور زندگی میں ہوں“ ”جس نے مجھے دیکھا۔ اُس نے باپ کو دیکھا“ ”انگور کا درخت میں ہوں۔ اور تم ڈالیاں ہو۔ وہ جو مجھ میں قایم ہوتا ہے۔ اور میں اُس میں وہی میوہ لاتا ہے۔ کیونکہ مجھ سے جدا تم کچھ نہیں کرسکتے“ ”جو مجھ پر ایمان لاتا ہے۔ ہمیشہ کی زندگی اُسی کی ہے۔“ ”زندگی کی روٹی میں ہوں“ ”جو کوئی وہ پانی جو میں اُسے دونگا پیئے۔ وہ ابد تک پیاسا نہ ہوگا“ ”جو اُس پر (بیٹے پر) ایمان نہیں لاتا اُس کے واسطے سزا کا حکم ہوچکا۔ کیونکہ وہ خدا کے اکلوتے بیٹے پر ایمان نہ لایا“ +

اُنہوں نے اُسے اپنی ذات کی نسبت ایسے دعوے کرتے سنا تھا۔ (اور یہہ جو اوپر بیان ہوئے ہیں۔ اسی قسم کے بے شمار دعووں میں سے فقط تھوڑے سے ہیں)۔ وہ ان بڑی باتوں کو سنکر اسی مشکل میں گرفتار ہو جاتے ہونگے۔ جس میں ایسے دعووں کو سنکر ہر شخص گرفتار ہو سکتا ہے میں اور مجھ جو ان دعووں میں پائے جاتے ہیں۔ وہ سمجھدار آدمی کو حیرت اور تعجب کے دریا میں ڈبا دیتے ہیں۔ اور وہ انگشت بدنداں ہو کر کہتا ہے۔ یہہ کیسے الفاظ ہیں۔ کہ بولنے والا اپنے آپ کو ایسا بلند کرتا ہے۔ کہ اور کوئی اُس کے برابر نہیں رہتا۔ یا تو یہہ سچا ہے۔ اور یا ایسا جھوٹا کہ اُس کی مانند کوئی اور دُنیا میں جھوٹا نہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ معتبر تواریخ کے تمام دایرہ میں۔ بلکہ (کیا معتبر اور کیا غیر معتبر) تمام تواریخ کے عرصہ میں صرف یہی یسوع ناصری ایک ایسا ہے۔ جو میں اور مجھ پر ایسا زور دیتا ہے۔ کہ دوسرے نام کے لئے بالکل گنجایش نہیں رہتی۔ ایک ایسے شخص کے منہہ سے جو ہر طرح غریب ادنیٰ اور کم حیثیت سمجھا جاتا ہے۔ ایسے پہاڑ پہاڑ جیسے دعووں کا نکلنا چھوٹا منہہ بڑی بات ہے۔ یہہ بھی ان باتوں کو سنکر حیران ہوتے ہونگے۔ اور اگر وہ کچھ اور نہ دیکھتے۔ تو اُس کی زندگی اس معمہ کا حل نہ کرتی۔ اگر اُس کی قدرت اس قفل وسوالی کو نہ کھولتی۔ اور اگر اُس کی محبت اور خود انکاری اس مشکل کی عقدہ کشائی نہ کرتی۔ اگر ہر حال میں باپ کی مرضی بجالانے والی قناعت اور فروتنی تفسیر نہ بنتی تو یہہ شاگرد اُس کو چھوڑ جاتے۔ مگر اُنہوں نے دیکھا۔ کہ یہی جو تعلیم میں ہر دم کرتا رہتا ہے۔ اور اگلے پچھلوں کو چور لٹیرے بناکر خود سچا دروازہ بن بیٹھتا ہے یہی خدا کی مرضی کو بجالانا اپنی خوراک اور پوشاک سمجھتا ہے۔ یہی جس کے ہر لفظ سے خودی ٹپکتی ہے۔ گناہ کا سخت مخالف ہو کر اُسکی جڑ پر کلہاڑا رکھتا ہے۔ اور اُس کا سُراغ اُن خیالات اور خواہش تک نکالتا ہے۔ جو دل کی گہری سے گہری تہیوں میں نہاں ہوتے ہیں۔ ہاں وہ دیکھتے تھے۔ کہ یہی جو الوہیت کا دعویٰ کرتا اور ابن اللہ کہلاتا ہے۔ صرف یہی اپنی زندگی میں الہٰی پاکیزگی اور قدوسیت ظاہر کرتا ہے۔ یہی جو گناہوں کے معاف کرنیکا دعویٰ کرکے خدا کے حقوق کا دعویدار بن جاتا ہے۔ یہی مفلوج کو چلانے۔ طوفان کو ٹھہرانے مُردوں کو جلانے کی طاقت بھی رکھتا ہے۔ اور ان سب سے بڑھ چڑھ کر اُنہوں نے اُسے موت پر فتح پاکر مُردوں میں سے اُٹھتے اور آسمان پر عروج کرتے دیکھا تھا۔ یوں جو اُنہوں نے دیکھا۔ اور سُنا تھا وہ اُس کے قایل تھے۔ اور کوئی اُن کے کانوں اور اُن کی آنکھوں کی گواہی کو جھٹلا نہیں سکتا تھا +

”جو ہم نے دیکھا اور سُنا“ سچی اور معتبر تاریخ کی جاتی ہیں۔ ہم اُس تواریخی شہادت کو معتبر نہیں سمجھتے جو ایسے اشخاص کی طرف سے پیش کی جاتی ہے جو اُن واردات اور وقایع کو جن کا بیان وہ کرتے ہیں خود دیکھنے والے نہ تھے۔ انجیل کا فخر اسبات میں ہے کہ وہ صرف اخلاقی مثلوں اور سوتروں کا بے ترتیب مجموعہ نہیں۔ کہ اُس میں صرف اخلاقی احکام اور شریعت کے قوانین قلمبند نہیں بلکہ سچی تاریخ کی تمام خاصیتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ وہ اُسی زمانہ میں تصنیف ہوئی جب کسی تاریخ کی معتبری اور غیر معتبری بآسانی معلوم ہوسکتی تھی سکندر اعظم کی عالمگیر فتوحات نے یونانی علوم و فنون اور تہذیب کو جگہہ جگہہ پھیلا دیا تھا اور اہل روم کی ملکی اور جنگی پالیسی (حکمت عملی) نے ملک ملک میں ربط پیدا کردیا تھا۔ زمانہ اپنی نئی روشنی سے چمکتا تھا اور اُس کی روشنی میں دغا اور فریب کی باتوں کا فاش نہ ہونا غیر ممکن تھا۔ پر ہم دیکھتے ہیں کہ اُس زمانہ کے غیر قوم نکتہ چین اور مورخ انجیل کی صحت پر اعتراض کرنے کے بجائے اُس کی سچائی پر گواہی دیتے ہیں (یعنے اُس کی تواریخی صحت پر)۔ پیارے ناظرین اور تمام مذاہب اسبات میں قاصر ہیں۔ یا تو اُن پر قدیم غیر تواریخی زمانوں کی جہالت کا ایسا پردہ چھایا ہوا ہے کہ اُن کی معتبری اور غیر معتبری کا پختہ تواریخی ثبوت ملنا مشکل ہے۔ یا اُنکی تواریخی حالت کا بیان ایسے لوگ کرتے ہیں جو نہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے تھے اور نہ اپنے کانوں سے سُننے والے۔ صرف انجیل کی تاریخ ایسی تاریخ ہے جس کے مورخ یہہ کہہ سکتے ہیں۔ ”جو ہم نے دیکھا اور سُنا“ جو اُنہوں نے دیکھا اور سُنا اُنہوں نے اُسپر گواہی دی۔ اور اُن کے خون نے اُس گواہی پر مُہر لگائی۔ پیارے ناظرین نور افشاں کے پاس وقت اور جگہہ نہیں کہ اس بات کا بھی ذکر کرے کہ ان شاگردوں نے خود اپنے میں اس یسوع ناصری کو قبول کرکے کیا کچھ دیکھا۔ کہ اُنہوں نے کس طرح گناہ پر فتح پائی۔ کس طرح اُن کے دل خدا کے قہر اور غضب سے مطمئن ہوگئے کس طرح روح القدس نے اُن کو سکھایا۔ اور کس طرح موت تک دلیر بنے غرضیکہ اُنہوں نے کس طرح اس کامل نجات کو اپنے شخصی تجربہ میں صحیح پایا۔ پیارے پڑھنے والے آلہی نجات کی نسبت جو ایسی سچی اور معتبر شہادت پر مبنی ہے اور جس کی صحت کو ان گواہوں کا خون تقویت دیتا ہے تمہاری کیا رائے ہے۔ اگر تم ایسی بڑی نجات سے غافل رہو تو کیا حال ہوگا۔ اس بے ثبات دنیا میں جو ہر قسم کے آلام اور رنج و محن کا نشیمن ہے کونسی چیز دل لگانے کے قابل ہے۔ نہ سونا نہ چاندی نہ جاہ نہ جلال۔ نہ نام اور نہ شہرت کوئی چیز ایسی نہیں جو قدر اور منزلت

میں نجات کے برابر تل سکے - اور جو چیز نجات کو ان تمام چیزوں پر فائق ٹھہرا کر اُسے ایک نہایت بیش قیمت اور گران بہا شے بناتی وہ یہہ ہے کہ نجات ابدیت سے علاقہ رکھتی ہے - ابدیت ایک غیر منتہی زمانہ کا نام ہے اور اُس لامحدود زمانہ میں نجات اُس دایمی حالت کا نام ہے جو پاک آرام سے تعبیر کی گئی ہے پاک آرام کیسے میٹھے اور پیارے الفاظ ہیں - آپ کو وہ وقت یاد ہوگا جب آپ بیماری کے بستر پر جسمانی درد کے مارے مرغ بسمل کیطرح تڑپتے تھے - یا کسی اور دلی دُکھ سے ستائے ہوئے ماہیٔ بے آب کی طرح بے چین ہو رہے تھے - نہ اِس کروٹ آرام ملتا تھا اور نہ اُس پہلو چین - اور اپنی مصیبت زدہ حالت میں بار بار کراہتے ہوئے یہہ کہتے تھے الٰہی یہہ شب کیسی شب ہے بھاری - نہ روتے کٹتی ہے نہ سوتے کٹتی ہے - آرام اُس حالت میں کیسی بیش بہا شے معلوم ہوتی تھی - قیامت کے روز گنہگار کا دُکھ اُس سے ہزار درجہ بدتر ہوگا - نجات بیش قیمت چیز ہے - اور اگر آرام کی کچھ قدر کرتے ہو تو آپکو یہہ خبر دی جاتی ہے کہ آسمان کے تلے صرف ایک ہی نام دیا گیا ہے جس سے ہم نجات پا سکتے ہیں +

فہرست زرِ چندہ

جو مظلوم آرمینیوں کے واسطے بھیجا گیا ہے

پرسبٹیرین کلیسیا - لودیانہ - ۸ھ

رِیفارمڈ پرسبٹیرین کلیسیا - ڈیرہ دون - عہ

پرسبٹیرین کلیسیا - ڈیرہ دُون - ۵

پادری حاکم علی - عہ

پادری غلام مسیح - معہ - جے سنگھ عمہ

مس پارک صاحبہ مقیمی بمبئی رقم مذکورہ زر چندہ کے پانے پر لکھتی ہیں کہ انکے دوست جو آرمینیا میں مظلوموں کی امداد کر رہی ہیں یوں تحریر کرتی ہیں کہ اس قدر تکالیف جو کہ یہہ بیچارے مظلوم اُٹھا رہے ہیں

شعر و سخن

غزل از تصنیف رامانند

ترے لطف شاہ جہاں کیسے کیسے
مرے حال پر ہیں عیاں کیسے کیسے
مسیح کی ثنا ئے کسا ینبغی میں
تھکے ہیں فصیح البیان کیسے کیسے
نزولِ کرم ہے شب و روز ہم پر
عیاں کیسے کیسے نہاں کیسے کیسے
تبنی و تصدیق و تقدیس ہمکو
یہہ تجھسے ملے بیگماں کیسے کیسے
ہوئے تیز رفتار لنجے ہزاروں
بنے گنگ اہلِ زباں کیسے کیسے
مسیحا کے اعجاز سے ایکدم میں
صحت پا گئے خستہ جاں کیسے کیسے
ہزاروں ہوئے غنچۂ دل شگفتہ
ترے فیض سے باغباں کیسے کیسے
کفارہ سے تیرے ہوئے صاف بالکل
گناہوں کے بارِ گراں کیسے کیسے
کلامِ الٰہی کی باریکیوں میں
اُلجھ کر رہے نکتہ داں کیسے کیسے
حضوریٔ اقدس میں لاکھوں فرشتے
کمر بستہ ہیں ہر زماں کیسے کیسے
خزاں کھا گئی بوستاں کیسے شائق
گل و نرگس و ارغواں کیسے کیسے

لطیفہ

لڑکا :- "ابّا ہمیں ایک چار پیسے دیجئے" باپ "کیا کروگے" لڑکا :- "ایک بڈھے - لنگڑے آدمی کو دینگے" باپ :- "وہ لنگڑا بوڑھا کہاں ہے" لڑکا "چوک کے بازو سے تنبو تانے ہوئے پتلیوں کا تماشہ دکھا رہا ہے" +

لودیانہ

تعداد پیدایش

مسلمان - ۱۵ + ہندو - ۵

تعداد فوت

مسلمان - ۲۱ + ہندو - ۸

ہفتہ گذشتہ سے پیدایش میں - ۸ کم +

ہفتہ گذشتہ سے اموات میں - ۴ کم +

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے - - - - عہ ۱۱

قیمت بیرو نجات سے معہ محصول ڈاک - عہ ۲ ؍

قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی - - - - - - عہ ۱ ؍۲

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے سے ایک کاپی مفت دیجائے گی -

ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی ؎

پادری - اے - ایچ - یونگ صاحب - اڈیٹر - ان - چیف و منیجر اخبار نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا ؎